

بہشت کا کہہ کر کوہ پر امن کہاں کہاں
 خود رفتی اور اہم کیا جائی لی گئی
 عہد شباب و وقت جوانی کا کوچ ہی
 تاجہ سر کو پہوڑی دیوار باغ سی
 ای اہل در و کچہ ہی تو انصاف شرم ہی
 مانند سایہ تا فلک اپنا عروج سے
 یا رون کو دیکھ ہمیں کراہل کچہ مان ٹا
 نالہ سو بے اثری دعا ہی سونا قبول
 تاکو ریہاں کلی میں رہا طوق بند کی
 لانا اید ہر نہ بوی کل ای موج باد صبح
 پر ہم باغبان ہی اور ہو فابا رہ

بلبل زبان نہ کہو بوجہ عیشیہ کی روبرو

ای بد دہن دہ زمرہ پر ایان کہاں

جو تکرار میں فیض کا اوہن اثر کہاں
 یا غم کا فطر میں نہ سعد کی امید
 محبت ہر اکب ہوی شمع سی موم کہ
 کچ طبع سی نہ فیض کی زہار رکھ امید
 بہان صحت آہ و نالہ ہی خوناب جگر
 بدای نقش با نہ عیان ہی غبار راہ
 بایا کد ایضہ کی مٹی سے زر کہاں
 واد میں اپنی جند و ہا کا اثر کہاں
 تہ اکد از عشق کی آگے حکم کہاں
 بایا کسی نے شاخ کمالی شکر کہاں
 بیل کہ زمرہ موہن فغان کا اثر کہاں
 یون کرگم رفیق الہی سفر کہاں

ہر بین رنج عشق ہی عیشیہ و بال جان

شہری کذا باد میں شمع سحر کہاں

هوس کو طبع میں حیرت زدہ کی آہ	سواد دیدہ تصویر میں نگاہ نہیں
اگر ہو خانہ کعبہ و کربلا تہا نہ	بدل نہ کہری کہ گس گس کی اسپین نہیں
عبار خاطر نازک ہو و قار میرا	دہ کوہ ہون کران تا برش کلاہ نہیں
ہزار داور سی گو کیا کری داور	میں اپنی خون کا زہار داور خواہ نہیں
محیط رحمت باری ہو جسکے موج	فقور محبت ہی اپنا اگر کناہ نہیں
نہ ہی محبت عالیہ کا اپنی بل بریک	سر طبع گم دست کلاہ نہیں
کلمہ کبھی قضاعت ہی بویا کا نقش	میں دہ کوہ ہون کہ محتاج بادشاہ نہیں
اوستاس و کشتہ ہونین کہ تیغ	بعوت لب خم ہشایا آہ نہیں
عبار راہ ہو اقلیم خاک ساری کا	بند عرش سی بیان کی بار کاہ نہیں
سپاہ بختی کا اندر ای اثر عیش	میں حسن و بابرین ہون نور مہر دہاہ نہیں

ہدیف الواو

بہ پی رونامی کہ حسین سہرمان تر ہو	شکل گل خولنی نجیب کہ کرپان تر ہو
زلف جانامی میرا دل گردن کرکاشت	جنش باد باری سی پریشان تر ہو
قدغن پس اب ہی یہ کہ قتل میں	خولنی کشتہ کی قاتل کا نہ دمان تر ہو
آستین دیدہ کرا لنی او تارون تو اپی	لب خشکیدہ خورشید درخشان تر ہو
لطف کیا باویہ کروین نجیب کی شیر	خون پاسی سر ہر خار معینان تر ہو
عوض سبزہ او کی ریزہ الماس دمان	قطرہ مشک سی اپنی جو بابان تر ہو

موت گرامغ دیدار رخ بار ہنو	سختی تزع کسی پرکھی و شوار ہنو
کلاش خلد کو سنی ہیں بیت عشرت غیر	کسی بیخانہ کا وہان سایہ دیوار ہنو
کشتہ رشک ہون ہون فوج بھی کر میا	کہ تیری دامن میں بہر کوئی گرفتار ہنو

رحم آید ناله جانگاد که اجاب براب
جوش بر آید جهان رقت نیر و ان کا محیط
سرنه غوغا میری سر بر سرک ای باد بهار
مجدد سوی تویی حکما یا بلبل
ذوق روی ای بی و مان مگو منادی ای ^{بلبل}
رحمی برده اگر دوست کی او ثباتی کلم
لذت دارد که محروم نه او هر جا این جهان

لطف کیا بکنی کا بقدر و نین عیش اپنا

مولد هر که مستر اکو بی حسرت بر آید

بر کتب بی کل سطح ره که بار منسو
سشید لذت درد و فراق هون یا
جلا این دافع جدای کسی کسی دی بی عا
بی اکتساب هنرمین مناسبت لازم
کری جو جذب رطوبت اپنی آتش آه
بلان صنعت سی تاته اپنا ورنه اکی سال
بشکل آب گهر سم ده پاک طینت هین
مین صبر محبت مین بی حصول مراد
تمام عمر تا غمسر غمسم بر تنگ
باری اکتون کنی چشم ستاره کو کیا قدر
کنه قبول کا کیا اور خطا اجابت کی
سبب و حال کا حاصل هر گیاره عیشی

کسیکی دامن خاطر کا تو غبار منسو
سحر کبریت تاریک از غطار منسو
که عشق شعله رخاں بگلوساز کار منسو
بنائین مٹی سی موتی تو آبدار منسو
صدف مین کو بر شهبوار آبدار منسو
بواد و تپی که کرمان تار تار منسو
که دل بر اپنی کسی سی کبھی غبار منسو
بزار حیف اگر دل به اختیار منسو
یقین بی که مین قبر مین فشار منسو
کبھی هزار مین جب تک شکبار منسو
انور و عای مین جب اپنی زینهار منسو
غم فراق کا تا دل مین خار خار منسو

جگر کلین نه دی طرف چمن سیرد فن کو
 اوسے آتے جو دکھا بلبون نہ کلین کو
 وہ پیشہ ہون کہ میرا خود بخود دل ٹوٹ جاتا
 جنون دمان بھولا یا ہی کہ جس صحرای حشر
 محبت پیشہ ہون میرا جگر خوتا ہوتا ہی
 میری چاک جگر کو بخیہ کر کو مکر فر کو کر تا
 غنیمت ہی علوی مرتبہ میں محبت صغیفی کنی
 می انداز ہی کہ حسن کے معجز نہ ہی سکا
 وہ دور ناتوان ہون چمن کہ کردانہ غدی کو
 اکرا ہی برق سوزان ہی بچی چشم خریداری
 جنون نہ پای حشر شناسا بکری کالی ہن
 سرپاں گیر کردن ہی غبار آہ محرومی
 خلاف طبع ہی از لکیر راج غمشینو من
 کیا ہی خاک بکوداغ سوزان محبت نہ
 فلک تہان ہی شت خاک کو میری تو برباد
 نقاب یارب جلوت سرائی نازین اوٹا
 میری حشر نہ کہنجا باؤن چمن مان غزلت
 اگر یہ کام اعجاز محبت ناتوانوں سہی
 نہ کیا نازینیا ہی چمن کا سانچہ عیشہ

ہدایۃ الشیاء

کل گران کو شمن صورت حیرانی ہے
 کل شتا میں چمن حشر لعل خوانی ہے

خاک پوتا

خاک بجز باقی و کھلائی ہو اسیر عروج
 اوس جابان کا مین آوارہ ہوا ہوں کی
 آخر کار نہیں ہی ہمہ جان جاہی مسترار
 کرسی شہنشاہی کے شکایت کئے
 دشمنی ایک زمانہ کی گوری ہسی مگر
 محفل غیش میں کیا خاک لگی جی اپنا
 ہی خراج کاظم آپ تری آبادی
 رنگ شہزادی زلیں روی جن پر چہ بن
 کف افوس ہم ملتی ہن مژگان یعنی
 قطع کر رشتہ اسباب تعلق عیشی

ترک جمعیت دل سیر و سامانی ہے

کل وہ کھاؤن کہ جن محتو تا شاہووی
 کامل عشق کری جس کے سہارے عبور
 پاک طینت میں نہ تاثیر کری طبع خیس
 سور ہوں عالم تنہائی میں سر مونہ کو پٹ
 جانی کیون تاہے ہی شہرہ جمعیت دل
 کھو بی باد کرو بزم عدم میں یارو
 خاک شہزادی محبی بر باد کراہی دور فلک
 قبر برتیس کے نیلی کے چڑاؤن تصویر
 بہر شب تیرہ میں آؤں زلف کا رہا خیال
 اند عشق ہی کر جمع دلا ہوش و حواس

امتحان کا اوسے کچھ ذوق سدا ہووے
 موج اگر برق ہو اور آگ کا دریا ہووے
 دامن کل نہ بھی گرو سی میلا ہووے
 غول سی خالی اگر دامن صحر ہووے
 تاہے میں کروہ سر زلف چلیا ہووے
 ایک بستر کے کہین خالی اگر جا ہووے
 پریشہ طیکہ کوئی دوسرا محب ہووے
 وصل گر یار سی اور محبسی اتھا ہووے
 رفتہ رفتہ بھی ڈری کہ نہ سودا ہووے
 نذر سلطان کو بلا لچہ تو مہیا ہووے

نماز و انداز من وہ سونخ لگا کر نہ تیر

عیشی اب دیکھی احوال میرا کیا ہو

کبوں دیا کرتے تھے وہ کچھ عقل و نادانی تھی
تاسمان عالم تقدیر کو من کیا کبوں
نکبہ ہی غمخواری عشاق طینت میں
تربت پروانہ پروانہ بھی مانند شمع
جسم کچھ سمجھا حقیقت کچھ نہ مطلق روح
ایک کو راحت ہو بیان تو دوسری کو رنج ہو
میں سبک روح اس میں تہا بزرگ کی کل
دم کی آمد شد لی بہر تہی محکو جا بجا
ہوین موزنا تو ان کیا غافل انجام کار
سب کیا جو امتحان تاثیر دود آہ کو
مگر کرتے ہی رقم حشر دل مجروح کچھ
جا ہی عیشی با من جسم قربانی تھی

بر خطر راہ ہی اور رخت سفر بناری
غفلت کار میں اوقات تلف کر کر
دروسی زخم جگر کچھ پی رہا میں محروم
سر و مہری بے زمانے کی جلا یا ہی بھی
کچھ غزلت ہی میرا کون دکھائی باہر
روح کو گور ہوئی کچھ سیدہ خانہ غم
ہوین دہسبزہ کہ دہقان کو میری جا ہی
خضر توفیق ازل وقت مدد کار ہی
مرغ تقویر کو کب رنج گرفتار ہی
کفدر سبز قدم مرہم زنگار ہی
قطرہ آب بدن پر میری چنگار ہی
آسمان در کا میری پردہ زنگار ہی
کون ماتم میں میری صرغ عزادار ہی
جلوہ برق درخشان کچھ طلبکار ہی

نو اگر علیٰ کمال ملو ولسی ملتا ہی وہ شوخ
 کویہ غم ہو بین او تہا ناہن شان میر
 بختیاری ہی جسی ہو مرض عشق لعل
 نالہ مرغ بہن سسکی من خون روتا ہوں
 خافل کار مرہ دام کہ ہستی من
 کویہ شک ہوں کتنا ہوں کہا میں عیشی

نامراد لسی مجھ چشم خرداری ہے

خود بدار کو کب زکند دی حاصل ہے
 ہوں وہ دہقانین کہ ترا ہوں او شکرم
 یادہ نالی تہی کہ خون جنبی فلک کا دل تنہا
 فحلت امن تر نہ یہ کیا آب پہچے
 دل شیدا ہی زلسر طالب دیدار صم
 خاک برسوج کبر کہ باؤن کہ ہر ذرہ گرد
 خاک نفسیدہ جگر ہی میری ویرانہ کہ
 روح کو ہی میری جانہ دی سنت حکلی

من وہ بحر متلاطم ہوں کہ عیشی جکا

سکون و امکان حسن خاک میرا حاصل ہے

یا سامنا تہا دبدہ ترکا صاحب سے
 با مال خوش ناز ہو کی کی منت کج
 تاجند کوئی اکٹھو نہیں کاٹی سنت راز
 دیکھیں کہ عقل کل تری ہتھیا ریو نکاح
 یا اکٹھ اب جوالی من چشم حباب سے
 حشر عیان ہی حلقہ چشم رکاب سے
 بدار بخت ہوں تو بہل دن من خواب
 مگر سامنا ہو اکسی مہت شراب سے

میں تشریف کام تفتہ جگر دیکھوں کر او دم
 جام شراب تو دست آوی ساقیا
 کیا تر ہو اوس چمن میں دماغ اپنا ہی
 وہ مست ہوں کہ دہن میں نشہ کی خوشی
 دل پنا جذب شوق سی شیشہ ہی آتشی
 میرا جنون ہوا سب آشوب و ہر کا
 اوس شک کل کا وصل بھی کر لیب ہو
 وارفتہ ایسی ہی کہ کبھی ہم نہ کر سکی
 بیان پای مست خاک سو حق تہا نہیں کا

عیشہ خدا دکھائی نہ ساغر کا تو ثنا

روتا ہوں خون میں تو شکست جابجی

خاموشی پر وہ اوٹھاتی ہی ماری راز
 خانہ پرورد و قفس ہون میں گرفتاری نصیب
 زہر نہ میرا نہیں خالی اثر سی عند لیب
 محشر آشوب عالم ہی میرا میرت غبار
 کو کبھی پوئی ہی ملی کہونکر یہ نزل العیب
 غم نہیں گھر گھر کر کے چشم نہ مارا سبھے
 سکون اون تیرہ بجتی کا نہ دکھلا یا ہمیں
 چشم فر کا نہیں بیان ہوتا ہی قصہ مختصر
 واکیان نا ایلہ دعای صحکای بلہ اثر
 نعمہ سخاں چمن میں ایک سی ہی اکبر

بے صدالغہ بندہ ایک ہی اس ساز
 شنای ہی تھی نہ میری پر کبھی پرواز
 اک کلشن میں کا دون شعور آواز
 ہو کیا با مال میں کی خرام ناز
 کوسوں بھی رکھی ہیں زندہ کی آواز
 بہر حال لیکن تیری لب لعل کے اعجاز
 فلکی سر نہ پرتی چشم منون پرواز
 فایہ اس نہ کی بر طول حرص آواز
 ساز شین کر نہ پڑ میں ہن طالع ناساز
 ہر جہر کیا او کھو میری نالہ کی آواز

دہ لکڑ

وہ کہو تر کہوں کہ اس صحرائی آفت خیزین
جو رہی کچھ اگر طوالت ہتی عیشے تمیز

سہر جاتا ہوں میں اپنا ناخن شہباز
جی لکا ناخن کیا تھا اوسے طناز

آہ کہ چون کرکستائیں دل بیتا ہے
اہ غفلت کو بہن کچھ ساز آسائیں ضرور
فرش کل کر قدم رکھتا ہی وہ نازک مانغ
درد کا خوان ہو میں قائل سپاہی کو عمن
گشتی ہی تک نظر آتی ہی طوفانی بھی
عمر ہر لاتا زبان برین نہ صرف وصل اگر
مشت خاک اپنی اصاعت ہی زمین کو دی
بوجھا ہوں اکو میں کرتا ہی جسکو دیکھ کر
آب میں بکرا ہوں بھگو کیا بکارتی کا فلک
خاک بکھینچی ہی ہرگز کچھ نہ پایا مٹی میں
خشت ہالین اور فرش خاک بی منت ملی
کسنی دریا میں بولسی بان کا دیو یا ہی نہ
می اگر سر پایہ شالیں راحت ہنیں

سبزہ خوابیدہ کو سدا کر دوں جواب
بائی خواب لودہ کو کیا کام خوش خواب
باؤں اپنی بوجھا ہی چادر مٹا ہے
پہلی گردن پر خط بچھدی تیز اس کے
حلقہ مجلس سنیں کم یار میں گروا ہے
شوق بیتا بانہ ہوتا آشنا آوا ہے
لیکی ہم ناتہ خالی عالم اسباب ہے
کعبہ مسجد کی شاری ابروی کمر ہے
خانہ ویران کو کیا خوف خطر سیلاب ہے
آہی میں دلین داغ فرقت اجاب ہے
ایک لک کدرا میں تیری قاقم و سحاب ہے
باج خوانان ہر حباب آب ہی عناب ہے
زخم کود ہوتا ہی ہن کیوں اول شراب ناب ہے

درد کی لذت کا عیش کس قدر شہ ہون

بوجھا ہوں زخم و لکو چادر مٹا ہے

میں سہہ بکھیا کیا اک عسر سنک سخت جلا
مزا دیدار کا مٹا ہی باک میں ترالی
دگر نہ مانہ ہی دھوتا وہ آب زنگالی

یہ بوجھا ساتھ یاران سفر کا تو انی ہے
اد اہلمان شوق وصل کو طور تجلی
نہا لڑت سی مرک عشق کی خاطر شہا ہرگز

نہ کہی ظالموں کی چشم سسری زمانہ میں
 اگر چہا قحط آب زندہ عالم میں پھر
 مرید مرشد مہت ہوں میں سیر طریقت میں
 مال کا عالم سی ہی جکی دلو اکا ہے
 میں سرگرم بیان سورش داغ مجھوت
 ماری غنچہ دلو تبسم ندی فرصت
 بزنگ موج سو نقش بیان بنتی بکرتی میں
 شرب عشق کا ساغر دیا ہی تجھو ساتی ہے
 لی داند کو کشتہ دنا خجریہ بالی ہے
 بچہانی تھی ماری پاس خجریہ بالی ہے
 کفن ہی ساتھ لیتا تک ہی دنیا ی فانی ہے
 او تھا دین صفت پر کیا ناز و جوانی ہے
 خد کترای شمع ہی میری آتش زبانی ہے
 رہا بکویہ مشکوہ لطف باد خزانہ ہے
 کہاں لای میں تقدیر ملک جادو والی ہے
 نہ اوٹھو نکامین صبح شکر کو ہی سرگراںی ہے

ہیں وہ راہ بتلائی ہی خضر عشق لی عیش ہے

انسان زمکان بدای جسمین پلنگانی

یہ بقور نے تیری جلوہ کری دکھلا ہے
 مغنم جان جوانی میں بہار غم عشق
 کیا او داسی ہی کلتا میں کہ بہر کہ دم
 مانع تک آتی ہی آتی نہ رہی کل نہ بہار
 یہی آئی ہنست سی تیری پس ای شش
 کہ میری شک میں دیتی ہی بری دکھلا ہے
 بہر نہ یکنی کل داغ جگری دکھلا ہے
 آج دیتی ہی نسیم سحری دکھلا ہے
 نخل امید پلے کیا لی ثری دکھلا ہے
 جذب الفت نے عجب پلے اثری دکھلا ہے

مینی عیش سی جو بوجا دل پر جو نکاحا

ایک صراحی می کلکون کہ ہری دکھلا ہے

محل سی بری قیس کو کدی کوی ہست جا
 میں نخل حنا ہوں کہ بیان سپر ہی جو کفجا
 تو قطر خون تہام یہ ای سنجہ مژگان
 اٹھتہ ہنس لی کل سر بالین پر ہمار
 ناقہ کا جگر نالہ کی صدمہ سی نہ ہست جا
 خون دست بست ابنا حسینوں ہی ہنست جا
 اس سخت جگر کا نہ کہین باؤن ہست جا
 تھنای کی مہست ہی نہ کہین میند اوچست جا

دوان کبر دل اسرود سی کچون لعل سر د
 یارب نہ مکدر ہو دل قاتل سیر حس
 ای سچہ پر زور جنون لطف تو ست
 بہر صبح سی کچھو نہ میری ہنسی شمع
 ادنیٰ تری باتوں نے کیا لکھ بھی تنک
 اوسکی نگہ ست کہ تاثیر سی کیا دور
 ای باد خزان جانو گلشن میں دلی پاؤں
 ای جوخ کمن بختی سیری خواہش تو ہے
 ہی لطف سب بھر میں ہی طرفہ کہ چون شمع
 بیان باد خزان نے کی پڑ مردہ کل تر
 غور نشید قیامت کے طیش آن میں کہت جا
 ہم کشتو کی کو لعلش بیان خاکین است جا
 جت سہرا مان یہ کہ بیان میرا بہت جا
 آب تو جلین سانسہ کہ یہ بہت کمن کہت جا
 دڑنا ہوں کوی دم میں میرا دم نہ اوست جا
 تمثال کا کر آئینہ میں پاؤں رہت جا
 صدمہ سی جگر مرغ گلستان کا نہ بہت جا
 بڑہ جہاں رہت وصل نہ بہت بھر کہت جا
 رور کو جلا بھی گزیند اوجہت جا
 بلبل سی یہ کہدو کہ قفس ہی کو بہت جا

صحرای قیامت میں جو غمہ کری نشینی

ہو مگر کہ مشرب ہم ہر صفت اوست جا

ناک کہ ہم ناتواؤں کا بلند انگ ہے
 صاحب بان عشرت کون ہی اس ناغین
 جلوہ افروز تجلی کب بیان ہو نور عشق
 غنچہ مان رہ بادل نازک نہ مانع و ہر من
 صلح کسی تھی کہ دل وابستہ تھا آرام سے
 کل یہ ایک دامندہ با صدیس تھا جادہ پر
 صنعت امیر ہم تھا بیا بان ہر خطہ
 دوا دی مجھو نین کل عیشی بھی آیا لطرہ
 زینب ہم بچا ہی اوسکو رتبہ دیو سینکے
 بیان شکست شیشہ دل ہی شکست رنگ
 کل کا گڑھی ہی کہ بیان غنچہ سودا رنگ
 جب تلک آئینہ دلین ہو سکاز رنگ ہے
 بیان شکست شیشہ کہ خاطر مباحی سک ہے
 کس سی اب بکڑی کہ ہر دم غاسی جنک ہے
 ق رو کہ کہتا تھا اپنی جانا کہ فرشتک ہے
 یہ عبار کاروان ہی یہ صدای رنگ ہے
 کثور و حنت میں اب وہ غیب اور یک ہے
 جیسا نظارہ سی مجھوں ہی بنایت کن ہے

مسکواو سبک ہو رہا ہی ایک ہجوم خامر و عام
 جسطرح جاتا ہی استقبال کرتا ملک ہے
 بڑھ کی سمجھتا ہی یہ مطلع اوسے با چشم زار
 اوسکی بار و بین جواہل و النش و فزنگ ہے
 کھولش دیکھا میکو تری نام سی انگ ہے
 آہ عیش زندگیا کا یہ ہی کوی دنک ہے

غور و شغور
 غور و شغور
 غور و شغور
 غور و شغور

مین خون دل سے دیدہ تر وین بہری ہو
 ہون جیسے ساغری گلگون بہری ہو
 کیا جانے کندی کیا ستر فاصدہ جو مہا
 لای ہی پر زنی خطا کی میری خون بہری ہو
 خاموش میری رونیکو دیکھو کہ یا س کی
 ہر شک میں ہن سیکڑوں معنوں بہری ہو
 رو یا میں رات گوہر کوش اوسکا یاد کر
 دامن میں مچھتی در مکنون بہری ہو
 کس نہ نور و عشق کا ٹوٹا بہر آبد
 ای ارجشہم ترکو مسی کے کم بنیو
 ہن نقش پای ناکہ میلی بر نک کل
 با چشم غور صفحہ خاک صفحہ میں دیکھی
 مچھتا ہن موج خولنی اوادی دامن بہری ہو
 ہن اس حباب میں کی جھون بہری ہو
 اتیک بخون دیدہ مجنون بہری ہو
 کیا کیا ہن مصرع قد موزون بہری ہو

ہی کسی وصف چشم میں وہ تر زبان کہی
 عیشے کجا بات بات میں منون بہری ہو

بسم ہی نیر کی پداؤ نہان دیکھ چکے
 لیست و داشتہ گل میں غم کی جہاں دیکھ چکے
 جان لغور بہ فدا جکی سبب ہم اکثر
 اپنی بیو میں اوسے جلوہ کنان دیکھ چکے
 عاشقوں کا ہی دل تنک عجب عای ملک
 دو جہان میں نہ سما یا جو بیان دیکھ چکے
 باغبان سیر کلتا لسنی کز منع کہ ہم
 ایک کل کی کی سو بخ خزان دیکھ چکے
 عشق بہان کروں کو کہ میری دشمن دوست
 رنگے رد و مرہ شکفشان دیکھ چکے
 بقیراری یہ ہی بات کہ دل کا احوال
 ہم سناتی بنتی جکسو سو عیان دیکھ چکے
 لادہ کل پر کرن کہ لفظ نہ شوق وہ ہو
 اصل ب پر تری جو رونق بان دیکھ چکے

بتغیر یی یہ ہی راست کہ دیکھا جوں
سہم سناتی تھی جگر سو میان یکہ چک
لاؤ کل کہ کربن کب نظر شوق وہ کوک
لعل ب ہر تری جو خون پاؤں دیکہ چک
بمیزار لسی حصول ای دل نالان خاموش
دیکہنا تھا اثر آہ و فغان دیکہ چک

قافیہ اور بدل کر غزل ایک لکبہ عیشی

اسن من من تو تیرا لطف بیان دیکہ چک

سر مژگان پہ لکی بخت جگر دیکہ چک
یہ ہی ہم نخل محبت یکہ نثر دیکہ چک
جستہ خون جو کسینی نہ سنا تھا کا یہ
ہم وہ تری سبب ای دیدہ تر دیکہ چک
دولت آبد بای سی لہجہ ای جوں
ابنی ہم زیر قدم گنج گہر دیکہ چک
شب فرقت کسینی آنکھوں میں نہ آیا وہ ماہ
آہ ای آہ تری ہی ہم اثر دیکہ چک
ضعف بیان ہم بہ قوی تھی اور منزل میں
یار آسودہ ہوئی رنج سفر دیکہ چک
آہ کیا کیا نہ مصیبت شب تنہا کی
تری فردت میں ہم ای رنگ فر دیکہ چک
دیدہ دیدار سی محبوب کی کیونکر ہو سیر
بہر ہی شوق ہی سو بار اگر دیکہ چک
حسرت ای دل کہ نہ دیوار چمن تک پہنچی
آہ سو بار اوڑھی قوت پر دیکہ چک
سیر نیز کی اقلیم عدم کا ہی ذوق
ملک سستی کی لہر اشام و سحر دیکہ چک

دیکھو عیشی کسین بدنام ہو پیشہ کی بیان

بزم خوابان سی او تھو ایک نظر دیکہ چک

ہماری خاک پر گر ہوگی یہ ہے
صبا ہی خاک سر ہوگی یہ ہے
گہلی ہی شاید اسکی عزیز زلف
ہو ایکہ معطر ہوگی یہ ہے
خیال زلف حبسی ہی طلعت
پریشانی سی ہو کر ہوگی یہ ہے
ہی آمد باغین کس سر و قد کے
لیم صبح مضطر ہوگی یہ ہے
چہا تھی ہو عبت تم خون عیشے
میان یہ بات گہر ہوگی یہ ہے

کسکایه حسن رون چشم پر آبیه
 نازک و لوگو مرگ ای غرو کنی بدیه
 منظور چشم چسبی بی تیری نگاه مست
 حسن خرام یار کاین کیا بیان کردن
 و دان آبنی بی قاصد بیکس که جان پر
 جشنی کو تیری ربطی ای خاک سنگی
 ای جوش موج کریم طوفان طراز پس
 نخل مزار کشته لب کا تری هنوز
 هر قطره آبنی شک کا ایک مایه
 موج نسیم شکست جوابیه
 جوش سر شک لای سبوی شرابیه
 هر نفس با ایک آینه مایه
 بیان جان ستم در من جوابیه
 ده فرش خواب بی تویم بالین خوابیه
 طالم بانی خانه مردم خرابیه
 هر برک کل عبورت لعل مایه

رهنی دی سر کویشی که یونین پای خم
 ای محبت معاف که عهد شبابیه

بی برک دلی نریامن جهان او که
 مدفن جهان تا کشته مزار کان یار کا
 مزار کان چشم شک فشان بریم بی بهار
 بسک کو دمان پیشی بچو جو نخل کل
 با چشم یار که رقد که خاک سیه
 مجروح خا عشق که تری عجب شن
 هم بن شهید طرز خرام سببی قدان
 مشکلی آه تخم محبت کا کار کشت
 مشکوه مند یار موی بن عجب شن
 هم ده نخل این جو قریب ان او که
 شتر جای سبزه نورسته دمان او که
 کچه سبزه چون کنار آب دمان او که
 ترست که خاک سی سیری ای باغبان او که
 جو جابجا نبال او کی ناتوان او که
 تن پر جایی پر سر مو کرستان او که
 یارب هاری خاک سی سرور و ان او که
 خناب ل بغیر به کب میرچان او که
 کر جایی سبزه خاک سی او کی زبان او که

عیشی نمود و هو تری با مال رسم هو
 جسطح سبزه روش بوستان او که

نی از کلمه چو کیمز ناصح فی تدبیرین کی
حق بجانب الکی ہی جایی سو کے
حور کو حبت سی کتجا اور بر موقوف
لش نشہ کو تیری ایک حق کی چور کی ہے
استین حبیب عینی سی نکالی شیخ نی
راست توڑن تیری دیو آنی زنجیرین کے
واقعی مجھسی بوین ایسی ہی تقیرین کے
کیہن میری آہ فی ایسی ہی تاثیرین کے
جو کندرتا ہی لکا جاتا ہی شمشیرین کے
بت کے ہتھکے اور کاغذ کے تصویرین کے

مقورین میر کس شوخ کو کہنیں او ای ہے
وہان صبا و ظالم سان پر خجر طر تابی
قد ہو کس پر پرویان خاکویں میر ہو
وہوان رشت لسی اوٹا تا خیال زلف خوابین
برک سبز و یگانہ ہم کشن سین رستی ہن
جانن خفتگان کمال کیا خوب گذری ہے
اوٹا یا سدر دل ہارے کیوں اپنی بالین ہے
کہا تھی محمد مہر کی زلفو کی کردہ یارب
کہ رنگ کٹھنای چشم خون بالا حنا ہے
اسیر دام بیان پا بند امید رنای ہے
دل پر خون یہ اپنی اپنی طالع کو ساری ہے
فلک پر اٹھک ایک تیرہ کون بدیہ سحر جابی ہے
نہ الفت با عبالنسی ہی نہ کل سی شہابی ہے
نہ فرق باوشامی ہی نہ تہنر کی لابی ہے
مکشا بد کسی باو کی آواز آئی ہے
صاحبو یار میں بہر کردا فدا می منک لابی ہے

نہ کرنا لذت شمشیر ابرو عام ای قاتل

یہ عیشی ہی تہا را لایق تیغ از مای

بے زادی نہ راحل بے پرکت ساز ہے
کیا حال جسم زار لکھن میں کہ رایت دن
امراط معصیت پر تار ہی تار پیو
دل اندر چر تار بے کند جنون کیا
حیرت زدہ نکال کے ہی رہا مجھ کو دھان
تہا ہم اور راہ ہم دور و دراز ہے
باہل جوش کر یہ طوفان طراز ہے
ای کشمکش بہ کمان ورتوبہ تو باہر ہے
سنگ آستان تان کی نیاز ہے
کوئی حبیب ظلمہ خانہ آئینہ ساز ہے

سوز درون کا حال نہ بوجھو کہ شمع سان
جو استخوان تن ہی سو وقت کبہ از ہے
مستان قہوہ خانہ وحدت کجہ ز اہدا
جو لغزش قدم ہی سجود تازہ ہے
یہ رسم ہلک عشق کہ مانند گردہا
جو خاک ساروی ہو ہی سہ سراز ہے

کار مال کار نہ نہ سنا رکھیو

عیشی خدا کریم ہی بندہ نواز ہے

مکھ کون آج یہ سیر باز ارین ہے
نور کی سی جو چمک رختہ دیوار میں ہے
جب سی وہ شکستان پکاشت آیا
ہر دم ایک تازہ خلل رون گلزار میں ہے
استین ہوئی کبہ رہ سیر شک
جوش دریا میری ہر دہ خون باد میں ہے
مہین آہی کہ لہر ہوس ہی مالکا کبے
لطف ہمای کبہ اوس شوخی انکار میں ہے
ندلا سایہ طوبی کہ ہوس محبو شیخ
چین و لکو میری اوس سایہ دیوار میں ہے
یون جہان چاہی جی ورنہ وہ شوخ
شہر میں ہی نہ بیا بائین نہ کسار میں ہے
زمنہ کا مال ہر بارہ نہ جایش کون ہو نہ
لذت ایسی ہی وہ مخمور دلدار میں ہے
سسی برن نہ کا نولسی نہ اکھنڈ ملی
اجہاٹ وہ جو اوس شوخ کی رفتار میں ہے
جی نہ کس طرح لکھا بیٹی اوس سی کہ عجیب
دلکی تالیف کا افنون کہہ یار میں ہے

موسم گلین کچھ بوجھو خبر عیشی کی

اول فصل سی وہ خانہ خمار میں ہے

کمر بوجھ گلستان میر گفتار اورا ہے
بر بات سخن نہ نک برج گلزار اورا ہے
مہب بر سر کریمین آئی تہی طبعوت
دامن نہ میری موت تو کی شہد اورا ہے
وہ رنگ جن آج کیا مہتہ تو اہمی
گلشن میں کہ مزج گرفتار اورا ہے
کہہ شہر کہ لڑ کون نہ لی موسم گلین
وحشت نہ میری جیب کے کہہ تار اورا ہے
بوجھ جو خبر مہی سیران نفس کی
ہلاؤ لی جیت صبا نہ دروچار اورا ہے

بابائی پڑنہ سوی صحران جو کچھ ہسم
 پرواز کے طاعت بہن زہار پر دین
 رویا سر ساهل تری و نہ انکا جو مفلون
 بیہات لکا جا کے دل اوس ترک سہری
 عشم نہ بھی بر باد کیا بیان کو قاصد
 ہم اہل وفا جا میں نہ صیا و کچھ کہہ سہی
 سو مگر ٹی بیان دلی ہوئی جب وہ صبا
 کیا آہون نہ لطف سرخار اوڑا کے
 اشد گلستان کچھ دیو پر اوڑا کے
 دریا نہ ہزار دن در شہوار اوڑا کے
 پرزدی جو قضا کے دم سکار اوڑا کے
 خط بہار کے میرا سر بازار اوڑا کے
 ہر چند وہ پر کہو لکی سو بار اوڑا کے
 کھائی تر کو شہ دستار اوڑا کے

تو تہ او تہا نامہ و پیغام سہی
 قاصد ہی نہ تالذت ویدار اوڑا کے

زلف یک بختی سلجھ سکتی غنی تار اوڑا کے
 والہ لکنت جان ہوں کس انداز کے
 سابقا نشہ ہی کہتی بہن ہسم لوک اوڑا کے
 جوئے اوس جو رکھ مشاطہ سہل کر سہیا
 دل عشاق کا کرتہ میں نکا میں سودا
 بادہ خواہی کی میری شہر میں ہو کچھ تو نود
 حال سمجھی وہ میری دلی گرفتاری کا
 دوش کچھ جب سے ہوئی کا کل ہوسا
 کون یہ میری جزا کہ ان روز دین
 کہو کنکرا دس قہر میں اپنا ہو کنکرا احکا
 بستہ سلسلہ عشق ہی اپنے کردن
 عشق میں دیکھی مضطر میری لبتیں کی
 ہم اوہن روزوں کی دھام میں آئی بار اوڑا کے
 حرف سہی حرف زبان پر دم کفار اوڑا کے
 دم رفتار نہ تاپاؤ نہن دستار اوڑا کے
 ہن ہر اک بالین سو سودا ہن بار اوڑا کے
 نہ فریاد نہ ہی اوجھلی جیکھڑی نہ خوار اوڑا کے
 محتجب جیسی ابی سر بازار اوڑا کے
 بچش دھام میں جو طائر کلزار اوڑا کے
 کولنی روزانہ اس حال میں دوچار اوڑا کے
 اپنی احوال میں ہن آبی غمخوار اوڑا کے
 ہر جہر ٹیلے سے فار سے ہوار اوڑا کے
 نہ تولتیج بڑی سہن نہ زنا را اوڑا کے
 دست کتی میں ہسم اس بچ میں سو بار اوڑا کے

رشتہ شمع کو مانند جلی تو سر و قنبر
 دامن ابر سے کراہ ستر ہار اوج
 سر کشی کل ہی کو تنہا نہیں جیسی عیشے
 میرے دامن میں مجھ کا نہ کبھی خار اوج

یہ نہ فرماؤ کہ جسم کہ جاوے سچے
 ہمتو اس بات میں مر جاوے سچے
 عشق کی رنج پیہن تو محسوس
 اکیدن جیسی کدر جاوے سچے
 کم ہوئی بانگ جرس ہی یاد
 مہی و اماندہ کدہر جاوے سچے
 تنک سی تانتہ اوٹھا کر آخر
 نام ہم عشق میں کر جاوے سچے
 بک کیا سکی گنکی دم نزع
 آب بالین سی اگر جاوے سچے
 ناچن دوش صبا پر میا د
 میری او کھڑی ہوئی پر جاوے سچے
 ایہ لاما دہ کرا سباب میل
 کل رفیقان سفر جاوے سچے
 خوبرو یولسی نہ مل ای عیشے
 متدل لکی مکر جاوے سچے

چشم ترک کی شمشیر لی پہرتی ہے
 کہ قضا حاکم کبیر لی پہرتی ہے
 کوئی اس نصیحت دیوانہ ہو ہی شاید
 کہ ہوا تہ میں زنجیر پہرتی ہے
 قیس کشتہ خدا جانی کہاں ہی کہ جا
 خریلی دگر سیر پہرتی ہے
 آج کلزار میں ہی جشن جلوس کل
 لفس باد مضامیر پہرتی ہے
 وقف تشریف ہی جمعیت خاطر کہ جا
 مکتب زبانت کرہ گیر پہرتی ہے
 بہول بون ہو گئے برباد کہ اب میل زار
 وقف تشریف ہی شہادت یہاں ہے
 کل کیا بے ادبی کی تیری اگے کہ لیم
 تازیانہ بے تقدیر پہرتی ہے
 گندہ یار اگر تیرے پہرتی ہے
 بادہ نوشان خرابات خان مرده کہ
 معذرت دفتر تقصیر پہرتی ہے

کلام میں پیر پڑی جی پیر تہی عقل
شکوہ ناخن تدبیر پیر تہی
سفر صبر ہو جہنم ہی یوسف
بختو اکضرب تعمیر پیر تہی
کہا دی ہو صرخ اگر تو تونہ اوٹھون جا
محکو حشت فلک پیر پیر تہی
ضعف ہر جہد کہ زنجیر قدم ہی عیشی
مگر دش غامہ تقدیر پیر پیر تہی

شعله جانی تن بیان مسطور بر این مین
 مین درخسته هون که بسو کای میری پرستون
 ساز کیا پوشش سی محبو شعله فانوس
 شعله حسن بسو کونای مقنور او را که کما
 بسو کای هون مین دست کی خندک نازک
 رک یکا مرم تو ای جراح کس زخم بر
 زند کیا کای فقط بتان مجسم در نایار
 کی که آتش نشان بی اثر برای سوز
 بوی کل مین میر عریان کدو در لب بو بخرخ
 کیسے اپنی بال کویا جو صبا کیا آتیک
 انحنای جسم شیخ عصر بر ایدل نیول
 آخر او بس نازک بکازک کرد کیا تغیر
 فصل کل یی اور زور بوی طربا و جوت
 ایک محسم تا تو لایه یی بیان ستر اقدم
 آتش نشان کون کیا داغای عشق کما
 سوز دل سی بک کای مین لک کایس را بد

قاتل دینا بین سوره کردن کی بوجه
 هر چه چوم صنعت سی مسکن ترا ج کل
 دوسر هر چه که بگزاکت کو دیکه
 حشم سحر ی بارین کرمون موی میرا
 سبیا چو زبان ده سوز که سنی که جکی نانه
 رسوا چون نه فلسفیه در نه هنر سحر
 سحر سحر سحر و ده که هر چه عذار بر
 آتش جل صبا نه میری دل که آبله
 چه تا تو کنی بیا تو بهر آب بی زیر خاک
 که دست ندید بهر سی برای که تا بهر
 بازگشت داغ خم چون میری برای که گوش

غیشی شمیم گل بو اگر جان یار کا

تو بهی که کلمه کبری دامن کی بوجه

انزمن هر که عشاق که دعا او
 نه بهی صنعت سی یک تو بهی آخر
 شهیدت زخم شکفته چون ای شیخ
 نقش من مرغ قن الی سحر تهن
 هزاره من که دل خون آید سحر
 زین تا بهر قیو کنی چون هم آید تهن
 المتی ای نظر تهن او در صفت سحر
 عجیب تر ساحل من بلف او تا تا تهن

ای کسی چلی عرش بر هوا
 کلو سی جانب دل آه نارسا الیه
 به جسم بر بر شمشیر تو کلا سی
 لبت رخ کلسی کرد او اودا لشی
 خود تهن کلا یه کوب جان سحر
 جاری دوطی که کلا بیان با او
 جد تری که چشم سحر دلا لشی
 ای لیلی کشتی چه ناخدا اودا لشی

مین خواب صل سی کیا شاد ہو کہ ہوئی
کجہ الی خواب کے بتیر بار بار اوسے
رہیں کا تری عیسیٰ مگر معالج ہو
کری مزاج میں تاثیر ہر دوا اوستے
عجب نہ یہ عیسیٰ بقول انش ہی
سر سید بات بچتی سن ششادونی

دام میں بال برطایر کشن ٹوٹے	جور صیاد برق شکر افکن ٹوٹی
دست فرسودہ نوکر نہوتا زخم جگر	یا جلی تار نوایا سر سوزن ٹوٹی
ایک اینہ افسوس ہی بکھو طالم	ہستہ سی تری بھونڈا دل رکن ٹوٹی
آرزو مند ملافا کا دم ٹوٹ گیا	عقد اتنی تری ای لعبت برفن ٹوٹی
عشق کا بار گرن میں ہوا دھنای ہون	سر پر سرنگ یوی تو کزن ٹوٹی
کفر سلام سی آزاد ہوا بکھو کیا کام	خالقہ جل بھی ناتوسن رہن ٹوٹی
ایک قاصد ہی دہان تک منت بھا	آہ ای کا شش نس خنجر زرن ٹوٹی
بدمان اوکسی گنہگاروں کی دیار	روز و چرا جگہ سی لی روزن ٹوٹی
نیک لڑجای کلونکا جودہ بردہ پست جا	برق بڑجای دلو نہر جودہ چلمن ٹوٹی
روز محشر ہی کی خوشی قطرہ نمکین	میری قاتل کا جوتا رسد من ٹوٹی
قبر پر میری کیا اوسنی سکائی کوری	سنگ تربتی جو ناکہ رسم تن ٹوٹی
باد سپر ویدہ کنی لگی سیل جدم	بای بھون بکران باری این ٹوٹی
ایسی بکھو کوز بھیری کیا تیا یارب	دست این کرو دندانہ سون ٹوٹی

آفتیں عشق کی بون ٹوٹن دل عیسیٰ
شہر آباد چون نکر دشمن ٹوٹی

اپنی جنت کی بی ظاہر طرز دھنوان ہو گئے	اکلی فصل کلن سہمی زیب زندان ہو گئے
بندہ کیا اسکا انقور جودل مشتاق کیے	آبد آئندہ دار چشم حیران ہو گئے

خلق کے بد باطنی سی کر گئی اوس شوخ کو
 با عین کل تیرہ بختوں نے تیری نالہ کیے
 عارض ملک سی اپنی ادب طرقت لقا
 کلمہ زیر السنی اپنی کیون نہ الفت ہو میں
 شروہ آبادی ای کیج سید زندان مصر
 نالہ کثر یہ خون تہا یارب کہ بعد مر ہے
 حبیبی محرابی خون میں آئی ہیں قدم
 شام فرقت کہ بان میں کیا کروں تائیکہ
 بادل سوز دمان لا کر کیا محسوس جو دفن
 غوغا میں اوس جانہ سی طور کی جھٹک نہ
 ہی دی شوق تکا بوجہ پای سہمی کی
 زخم کاری جسم پر کسی لکایا اپنی جو
 کیا ہوا یارب یہ بدلی ہی زمانہ کی کہ ہم
 نہ کہی ناخوش تو نا محسوس نہ سب کا تار
 شانہ فی دمان تار چٹری کا کل پہنچ کی
 سنب جو ہم روی تیرا دست غای و بیکر
 رنج فزوت نے یہ لاغر کردیا آخر کہ ہم
 بکھو ای رنج سران جانہ خدا غارت کری
 چو پودہ عدہ کی اوس سبز کر سکام وصل
 عام تعید سے رکھا جو کچھ پڑہ کر قدم
 استخوان ہی کہ فقط بیان فخر بدوین

ایک نظر دیکھا تو ثابت لائے تہاں ہو
 سرور کام و کلو مرغ ملکستان ہو
 بیروت سکھوں کٹڑی کر جان ہو
 کیسی کیسی ہوک جندی اس میں تہاں ہو
 آج ویران کوچہ و بازار کنگان ہو
 جسکی تن کی استخوان ناخوش تہاں ہو
 غیرت رکھائی کل خار میدان ہو
 روز بیان شکست دیجور حرمان ہو
 برک کل شمع سرور غریبان ہو
 داغ سینہ پر جلایا ماہ تابان ہو
 آبد وقف سرخار بابان ہو
 رشک سی کٹڑی کفن پائی شہیدان ہو
 جان کتنی ہی جنین سو دشمن جان ہو
 کیون عبت دشمن میری کبر و شان ہو
 بیان لعین خار صحران و دمان ہو
 موی نرکان رکش کشت مرجان ہو
 چشم موزنا تو ان کے غوی نرکان ہو
 عاقبت ہم بار دہائی غریبان ہو
 سدرہ شکوہ خندہ سہو بستان ہو
 رنج نہ راحت دکھائی درد و دمان ہو
 حزن کی قطرہ ہی کو میں میری بکان ہو

سک شکشگر گریز چشم غیشی سی کبری

نار نای شبنم سر و چراغان ہو گی

کبھی میاد چٹیری ہائے گاہی باغبان دے
ہوای قد حبان میں کستان کی کل جاوی
ہو سطح نکل پر موج اری تری فرشتہ
میں وہ برشتہ طالع ہوں کہ جسے جاکہ ہوا نہ
بناکر محلو سبھی تا قدم ایک صفت کا بتلا
مواو معر تک جذب محبت سائے رہا
بھوای باغبان لگو مباد آہ و نالہ سہی
تیرا دامن ہی اور دست سک کوی ضم کر دوں
بہو بخا طایران و ہم کو بشار ہو جس تک
سر شور بدہ او کو جسے حیرت ہی سبھی کا
وفا داری وہ کہلاؤن کہ خود کو بھی پشیمانہ

جن میں کیا سمجھ کر کوی طرح آشیان دے
نہ پای سر و میں آبدان گر پیران دے
اگر دو چار قطری میری چشم خولفتان دے
صبا نہ ہی کبھی دو چار کل لاکر نہ وہاں دے
قضا نہ دوش پر کیا کیا میری بار کران دے
مباد ارادہ میں طرح آفاست کاروان دے
جن میں شور و محشر پہل آتش زبان دے
ہاں کیا سامنی کیوں تو نہ میری استخوان دے
کمند آو رسا او سر قمر عالی پر کہاں دے
رہ عشق و فامین جو مصیبت آسمان دے
خدا سی جانا ہوں تو نبائی امتحان دے

بھوم ناتواں کم شبنم تسخیر غیشی کو

گو کہ ہوں باوینن الیسی کی زحیر گران ڈالی

کسیر تو کیا کل نشاد و سمن کیا جائے
طاہر قبلہ ہاوار میں سرگردان ہوں
گمیری سادہ بناوٹ ہی تو آخر کار
گرچہ گردش میں تو کچھ محسوس مناسبی
وعدہ شام غلط کر نہ کہ مشتاقون پر
قد از او تاجان کا جو ہوا دیوانہ

تہا کیا کی نظر آہ جن کیا جائے
میرے سفر آرام وطن کیا جائے
کیا کری کا ترابہ ساختہ بن کیا جائے
خار و خار قدم جبرخ کہن کیا جائے
کدڑی کیا صبح تہا ہی عہد نکل کیا جائے
حلقہ و سحر طوق و سن کیا جائے

ناتوان روض عشق کہی کیا دل کی سالس جلی بہن کتنا سچ کہیا
 قامت یار کیا سرو کو لب تہی کرو ناز کیا حال نزاکت کی جہن کیا جانی

سیون ہم رتبہ میں سمجھوں لالہ عیشی

ناز کہ قدر کو آہوی خن کیا جانی

ہم جن میں بھی گزرا نہ واقف گریستے صفت نہ دلی ہو سر دلی میں رہی ورنہ کاش ای رخنے دو بار جن مستی طرح درو دل عشق نہ وہ مجھ کو دیا ہی جبکہ حق شناسی متی احباب میں در نہ میرے شمع سان کہ تری بزم سی و شتی ای کش الی الجہنم نہ امن ورنہ دیکھا تہ وہ وفا بس ناموس محبت میں مانع ہی رہا پاؤں بڑ کر بھی نہ بھیر نہ ناحق روکا حسن کا عیب تھا ناز کا نقصان تھا مجھ سے کہ روکا اتنی ہی میں تھا کام تمام	شور پو یسی نہ بد مرغ خوشتر الحان کرتے موسم گلین نہ ہم چاک کر بان کو سیرے دوسرے سہم ہی تانا کی گلستان کرتے ہو تیرے غیبی بریم تو نہ در مان کرتے استخوان نذر سک کو جا نام کر سیتے ہم نہ نظارہ صبح غم سحران کرتے کہ تجھی تری جفا و لسنی پشیمان کرتے رو تیرے بانی بہر دل پر تیرے تو طوفان کرتے قدر تلون کہ میری خار مغیلان کرتے یاد پو یسی کہی کر میں خوبان کرتے ایک شاعر بے خجرت مکان کرتے
---	--

سو س صلت کہ مدد آئے لکی عیشی اور

ہم رہی راحہ و زاد کا سامان کرتے

کام جب کر یہ سی یہ دیدہ تر لیتا ہے محرم در و محبت ہوں جگر میں میرے لذت در دینی ہی تو دو اکے مولوں شیخ کیا خلد برین برہن لہجہ آتا ہے	قاصد شک نرا کیا خبر لیتا ہے جنگیان زمرہ مرغ سحر لیتا ہے سونک سار میرا زخم جگر لیتا ہے اہل محبت کو میراث بد لیتا ہے
--	---

اچا نقشه کوي کلهائي تونقا شتر ازل :
 شاخ تر نوئين جلایي کي پي شایان سمن
 جي مين ي بهاد بهاب چلبي بکارا کچه
 جلوه کي کسي موي تي به کف خاک کي نور
 مانع اهل نظرمون به کسي روشندل :
 اوکي نيزنگ طرازي کامين ديوانه هون
 پاک طينت هي ميري گز که وريت سي پرا
 عالم قدس کامين دل به ديوانه هون
 کي رخ پر فزه والچ موي ابني که باج
 اشعه مهر به هتار نظر تيايت

عشياروز بهر باز کار کاووشني چشه

جليله وال اکرزاد سفر تيايت

فکر رواني دل به نفسان کيا کچه
 عرصه کون دکھاينن ي رکا جا وال
 عرض احوال رگتاي ده خود کام او پريان
 مرک سي فرست نظاره ناي ور نه
 جاي نوبه کو کسطر که چشي ي پين
 ويده مانوس سکلسي هواي امسال
 کاش اول ي سي مخلوق موي موني گنگ
 حشر اي باو يرد ي رمين پنهاني
 همسي هوتاي پين منطفغان کيا کچه
 جاي نانه چشي و کيهان کيا کچه
 بند هوتي ي پين پيني زبان کيا کچه
 ديدنه تياره تاشاي جهان کيا کچه
 عادت طوف سر کوي تيان کيا کچه
 آله باوي به کلتا غن خزان کيا کچه
 پاي لذت جو خوشي مين بيان کيا کچه
 صنف نه باو نين زير بحر گران کيا کچه

پينه در کوشن پير انباي زان اي غشي

کسي کي قن درد نهان کيا کچه

بجالت میر ذبنا خانان در کار	طریای کشتی کوی با دبان در کار
حشر مقامین جو زمین خردی	یاد دانا و دبی ای زمین در کار
من طینت و سبزه دهری محفوظین	خانه آینه کو کیا با سبزه کار
دل کجا سبزی من هم اوس کی در جگر	آه که تا نیر کوی نزدبان در کار
مجبور در حشر عطا کی بی تو ای دل	دلی سلا کی کوی او یک بیان در کار
بیان مذاق جان من خیر بچو ان	اچی کردن کوه دم تیغ روان در کار
کلام عالی بنو نکات آب تو ای روان	کش از افلاک کو کیا با دبان در کار
سور که لب تک نکر تا نغز شری بای	اوس کو کتی من دنا کا امتحان در کار
بی نه یارون نه خبر چندم کتی بی	تا توان بر دم اهل کار روان در کار
حسب لایع من میرزاغ و غن کج نذر کو	ای کداز میشت استخوان در کار

حاصل تحریر بر بیان در سوز و غم عشق

کمال عینی کو سمندر که زبان در کار

یاد اگر یاران فتنه کو کوی دم	خون ملکو دلسی دامن کرد و کوی دم
کهنی نو که خجالت در کوی روز خرا	زخم کوه کوی اگر نمون مرهم
دامن چرامین سوئی کین مونه لپ	اکی کز فصل خونین شهر سی رم
کوی بند قلابی جانان صین بی	مهر که جمعیت بازار برسم
اکی بر دونه من جبهه بی کنی خمشید کا	موت درستی تو جندی دیر عالم
کله خونی بزم سی دلو کوی سیری	عمر برودیش چشم ششم
سوزازی نقطه مو غم و انکار	عشر بر بنی قدم بیار از غم
هون ده آواره که میرا نه دی لاکر و	جوخ سگ روان کبی دغه کوی
یاد کرای کسکو کن بعد مرک دست	وی فلک تملت تو با آیت

عاشق و معشوق میں دہوشی و شہید عشق
 روی گلہ پی میں گلہ اگر غم کئے
 کھلنے فرقت کو تربت پر میر کرنا پیش
 رطقتنا ہو گی عجب سی کم کئے
 کبھی اپنی سبک داری کی کر عیشی خود
 ایک سوزن کی عیب سی کو مہترم کئے

محبوبہ بازی پر اپنی اگر آجاتا ہے
 عشق ایک گویہ کران کا وہ سی اٹھاتا ہے
 ہون دلشہ کہ سچا ہون ادبی انجیات
 آب خیر میری کر حلق تک آجاتا ہے
 خود ہون سوختہ محبت ایک نا انصاف
 کشت پر میر عبت برقی تو برساتا ہے
 خانہ کورایت تک رہی آباد کریم
 کس قدر باؤن کی آہٹ ہی تری خوش خیر
 طبع نازک کا گوارا نہیں ہرگز مجھے رنج
 زکام لظہیر کا قاتلین کی اوڑھاتا ہے
 در و در و نا ہی بھی غم میرا غم کہتا ہے
 در عجبیہ مجھ پر ہی لکے محبت ایک
 ہاں کہ تو تارہ کری باؤن کو مولا ہے
 موت حال سی جاوہ کی عیان ہی کہ جو
 دم عبت کا ابد خاکین کہتا ہے
 جو میری خاک کو چاہی ہی سو کہتا ہے
 طبع صافیہ کا میری فیض نہیں ایک بند

نام ہرگز نہ بھڑیکا وہ ستر عیشی

کھوڑی کاغذ کی تو بیفایدہ دوتا ہے

خوی دزدی ز سر اس طبع ہو کر کار کی سی تھے
 اکٹہ مہون سدا روزن دیوار کی تھے
 محض عیش میں تھا کہ میں بچہ بن دلتک
 موج می باؤن کی پر میری تلوار کی تھے
 کائنات ہا میں سدا تب کی بدلی تیزاب
 لکے کردن کو غنا میری تلوار کی تھے
 کل میں میں جو نزاکت کا تری آیا ذکر
 چشم میں میں کب کھو غلشہ خار کی تھے
 حشر کتا طعصر میری طباخ کہا ہے
 خاک یہ کہی محبت کی کشتار کی تھے

تیری اعجاز نامی سی خدا سمجھی سچ موت ہر لب و ماہ دل بابر کی تھی
 بخت نہ بیسرو باجگو بہر ایا شاید کھل نقدیر کو کر بخش سر پر کار کی تھی
 سمجھ کیا حیرت خلق تا شا نا حق اکٹھ آئینہ کی نعمت زوہ دیدار کی تھی
 کس چمن رنگ کا محرابی یہ کدرا گلون سطر جادو کی جگہ چھا کدرا کی تھی

آب کل سنگ کی جا اکٹھ سی پٹھا عیشی

باد و کھو میری ک کی کل خا کی تھی

لکھ چٹہ بن زند کی اپنی لال اکینہ ہے آمد و شد ہر نفس کی رنگ تیغ تیرے ہے
 اور جا کہ ہی کوئی محو رہ ہستی مگر دور نہ بہ عالم تو ایک صحرای حوش غیری ہے
 رنج فزوت لکھ منی ہمیشہ کنی سہی اپنی صحبت سی بھی آب آج کل پر سیر ہے
 ساقیا چٹہ بن یہ عالم ہی کہ نرم عیش میں خون لسی غنچہ سان ہر ایک سو بریر ہے
 تالہ سنی کا تری کس کو داغ ای غریب بیان صدای خرابہ کل شور رستا خیر ہے
 کدرا ہم کر گین ظالم دل مد جا کہ روز محشر در نہ بہ ہر زخم و تداویر ہے
 حاصل نشو و نما بیان غیر حشر کجہ نہیں پایمال آضر خزان کا سبزہ انو خیر ہے
 پتہ مرہم او پٹھا یا کسنی تر کی داغ عشی موج باد صبحکای آج آتش سیر ہے

وقت فرصت کو غنیمت جان عیشی مردنیا

توسن عمر روان کو ہر نفس ہمیر ہے

چھٹی ہر جو معنون فغان ہے یہ اپنی ہی ای بیل زبان ہے
 کسی دلی مبادا شد کی کہ منکر کہ غنچوں پر بہمت ایکان ہے
 کھلی بند قبا کی جمن میں کہ ہر شبنم کا قطرہ عطر دان ہے
 تماشادید نی ہی بوستان کا کہ کل معان ہی بیل میزان ہے
 ہاری دیکھ کر آوارہ گردی زمین کرو شمسین مسکن شان ہے

فزوغ شعل خورشید تابان
 کسکی شمع محفل کا دیوان
 ملا ایک دم نہ چین آوارگی سے
 میری طینت مگر یک دامن ہے
 یہ دردش سخت جائز نی مجھ ہی
 کہ میرا سنگ پائنت نشان ہے
 جواغ طور سی تا سميع محفل
 ہماری داغ دل کا دیوان
 متاع بوی کل ہو نہیں سبک روح
 نسیم مہج کا ہی کاروان
 لقت آہ و سوزان سی میری
 سمندر چھلیوں کا معان
 مثال طفل شک اپنا دل زار
 کہ از درد و غمی تو امان
 مکتبی ہن ستراری سالن کے ساتھ
 حکم کا داغ یہ آتش نشان
 ادھارتی ہی یہ مدد بہت عشق
 کو کہ روح میں طاقت کمان
 ہو اسی جس جگہ ہو سنگ باران
 میری وہاں شبہ ساز کی دوکان
 عیان تقویر کا چہرہ سی ہی حال
 غمخشی پڑ زبانوں کی زبان
 چٹکنی پر نہ گلگی پھول بلبل
 یہ ہے آواز بجا خزان
 گویا کہ نہیں سکتی قدم وہاں
 یہ اپنی رشت جنت کا نشان
 ہر مند و غنیمت اسکو سمجھو
 کہ غنیمتی بادکار رفتگان

ہر کام باہرین سوخا توڑا
 ستریزہ جسٹو کا نہ زہار توڑا
 دل سنی اہل درد کا غناب کر دیا
 مرغ ترانہ سنج کی منتقار توڑا
 آوارگی کی درد کا تہ لطف ہی کہ جب
 ہر آبدین پاؤں کی سوخا توڑا
 دیر و صدم میں اپنی ایتین کا فرق ہے
 دو کو ہر ایک میں جو یہ دیوار توڑا
 شاید ببار آئی کہ صبا و آج کل
 کتنا ہی بال مرغ کر قنار توڑا
 خون راز دار بون نہ دل تک کر دیا
 قفل غمخشی لب اظہار توڑا

انا توند ورموسم کسین جنون کا ہو
 سر کو چنگ بنگ در گلزار توڑیے
 لاشہ ہی بسم اوہین کتی چنگ
 خم سری شیخ شہر کی دو چار توڑیے
 ای دم نکل دگر نہ کیا لطف یار کی
 بازو کو رخ دچی تلوار توڑیے
 پایا یہ لطف مرگ کہ مقدور ہو اگر
 شکر تیرہ حیات کو سو بار توڑیے
 ترک مراد دل ہی مروت کا مقتفی
 خاطر نہ دشمنوں کی پی نہ نثار توڑیے
 دوست کو پوچھا ہو کہ سہ کا تار ہو
 عیشی کہ اپنا رشتہ زنا توڑیے

پہلے بندی نہ کیا یار کی پیتاب ہے
 حلقہ کو شہر ہوا حلقہ گرداب ہے
 ہون وہ ناکام کہ بیداری طالع کا میر ہے
 چرخ کجرو نہ دیکھا یا نہ کہی خواب ہے
 مطلع صبح قیامت ہی میری مدنگا ہ
 کسی آہٹ نہ کیا پاؤں کی خواب ہے
 پہن یہ کاہیدہ کہ رہا ہی یہ فطرہ سب عسبر
 سانسہ آہین کی ڈری خواب ہے
 عفو نہ نامہ اعمال میرا دھو ڈالا
 لکھ غلبت نہ کیا ہوئی کیا آب ہے
 غنچہ سان ہی میری تعمیر خرابی کا طمس
 قطرہ شبنم غفلان ہی کی سیاب ہے
 دشمنی سی بیٹی کر می باز ارمسیر ہے
 آتش برق ہون کیا سو کر یاب ہے
 عید لاغر ہون میں محنت زود ای یاری محنت
 کنری رحم کہن دیکھی قضا ب ہے
 موت کال کہ طلب کار تھا میں جان برب
 عید کا جانہ ہوا دشمن قضا ب ہے
 ساغر جم کو پالہ سی میری کیا نسبت
 عرش کی سیر دیکھا تھی یی ناب ہے
 دل خور وہ الفت سی میں رنجیدہ ہون
 یہ ستا تابی غم دوری اجاب ہے
 لکھ سچ نور تھا میں کاغذ باد ہی سمجھا
 نظر آیا جوش بحر میں متاب ہے

عیشی کہیں سستی سی سفر کرنے کو
 کہنت کل ہو نہیں کیا جا ہی سیاب ہے

کیا کیا دن دکھائی فلک نہ وہاں کے گنڈا نہ شکوہ گرد ہمارے خیال کے
 توخت نہ اکیدم نہ دیا ایک جا قدر ہم تیرے بخت سایہ تھی کو باغزال کے
 سب زین اس چمن کا ہوں بخت سب کے ممنون نامیہ نہیں بتی نہاں کے
 ازاد کی کہ ذوق نہ بکھو کیا فقیر مرشد نہ ہم کسی ہر جا اوزنا بال کے
 حکمران نیکار کا اندر ہی مندرغ تیری تھی تعجبی شہ ہو یہ کلال کے
 ہی عقل کل کو نقطہ ہو ہوم کا کمان کاہدہ یہ ہوا ہوں نقور میں خال کے
 زیب چمن ہوں موج مباہری و سبھی کہت سی گل کی حلقہ بناتی ہی جاں کے
 دل کم بیاہی عاشق بے صبر کا یکے سب توڑتے ہیں مو کو غلغلہ مال کے
 کر غم سیر باغ کہ کل میں تیری یے معر و سرتی تا بقدم کو شرفاں کے
 خون ہو بزم غنچہ اگر دل ہزار بار دہا ہوں نہ بک سچ سی بیان عقال کے
 دامن میں کی آئی گرم گوہر مرا د نہ تہ اپنی ستین سی جہ کلین مال کے
 گرامن جا تا ہی تو دی امان غنچہ کو واقف خزان سی ہوں بکھی ہواں کے
 تیرے لانا ایک بجا گر چہ غم بہم رکھا میں سپہر نہ سایہ میں ڈال کے
 دھوت جاکے کنگھی کیا کیا ہوئی خفیف دامن سی اپنی باہی جنون ہم کمال کے
 مستی نہ تھی یہ کارکنان قضا امید پہرے خبر نہ گاہ ہر ایک کوہ ڈال کے
 نقد ہر کا اپنی نہ کچھ سی ہوا رواج نقد میر بکھو ہو یہی کسی میں ڈال کے
 وہ کم نصیب ہوں کہ کد افاقہ کش رہن سر میری خاک سی جلی کار سے مال کے

عیشی و میں حسن جعفت مجاز

ہر طرف ہی نوزد صنعت کلال کے

زنگ اسکان سی بری سستی دہشیا سی تھے بکوجب میکدہ عشق میں میخواری سی تھے
 پردہ زلف بن ہونہ کسنی چاہا تا کہ آج دل سودا ز وہ کہ رات بیت بکھری سی تھے

دکلو کب سې بوس د وکر قاري سيته	رې آبا د تير لخوا د ام اي صيا و
مکلو او د لېکچې پې حالت مېن کړ قاري سيته	کاغذ باد يې تې بازيچې هستي مېن هم
اوس کې بوند جوړل پتي سوچلاري سيته	کسې ناله نه سحر باغين بېرکاي اکت
خنده کلسي وگر نه مېن بيزاري سيته	ناله چندسي مانوس کې عشق ناله کسان
لکه عادت ميري غناق کې غمخواري سيته	ماتم بېل وېروانه مېن کې عمر سر تلغ
کيا کسې بول کې بيان کولنې کې تاري سيته	برق کلزار براميد کې چکي اي سپر مخ
دکلي لکچې ناله مېن ابني مېن مختاري سيته	درو سړي نه غېث نا صبح بدرو مکر
کسې آله کې سحر باغين تاري سيته	کوشنې چشم کلن کرسنې لکې دړې طرف
عشق کې دلو مسيحا ميري پاري سيته	کرغلامي نه پاي توپش تير مقصور
حسکو د کيا اوسي پني پي يوازي سيته	بهر بستي کې جو کې سیر تو مانند حباب
سر پتي کو فقط کل کې طرف تاري سيته	جسم آتاي مېي بکسي بېل بر

د غده حشر کا کيو نک مېن نه ايشي

قابل عفو کړم ابني گنه گاري سيته

هم زير تنغ شمع غلط بېر سيته	اموده بو کې مغل بستي مېن کب سيته
او کتي پي مثل سبز نه شک بآسيته	هم سبز بو کې گلشن بستي مېن کب سيته
دو چاب کو حس منزل مقصد کې ب سيته	باي طلب تېکي مېن کهان اکي يا الغيب
خوږ شنيد پير سايه دلمان شې سيته	بخت سيته کې بو اکرا نجام سي خبر
آباد ساقي تيري بزم طرب سيته	هر جام رشک ساغر مېشيدې مېن
دي يار رو تو چاي پاي اس د سيته	آينه سان نه بهولې نه نار آب کو
مگر دوش مېن عمر به ميري پاي طلب سيته	فرسنگ اول ره الفت نه ملي بو
لطموني حادثات کې به جان ب سيته	تا زليت چار موج جهانين حباب دار

بیجا پی او سی گری محبت کے آرزو

عیشی نگاہ کرم سی پی جکوت ہی

فاقد مستی سی رہا مغلسی میں کام ہے
 صرخ کجود نیہ پیرا محسی کہ بائیں کیالی
 تیرہ بختی سی جان ہی میری آنکھوں میں سیاہ
 ہونا ہی وہ ستم پیشہ عبت کرتا ہے
 نقش تک کی کیا فکر سی حاصل ہوا
 محبت بخت کی بستی نہ دکھایا یہ دن
 چین و دودل کو نہ بختی خاک نا اعلیٰ
 زلیت پہ یار نہیں کام و قادر دن کا
 لطف پر بخش جان کی مین دی بیٹھا جان
 لاحق حال ہی ایک کشمکش رد و قبول
 وہ ٹرمون کہ ہو محسی کہی شیریں کام
 سر دوش جام ہو گئے گردش ایام ہے
 دی نہ ایک حشت بجز سختی ایام ہے
 فرق محسوس نہیں صبح سی تا شام ہے
 روی قاصد سی نچل حشر بچام ہے
 ہر قدم صفت سی ہی بوج ہو دام ہے
 در نہ تھا کالبد خاک سی کیا کام ہے
 رہی گرد شبنم ستارا جو ہوا رام ہے
 سخت جان تو عبت کرتا ہی بدنام ہے
 مشرب نزع ہوئی غمی دشنام ہے
 کفر اپنا کہی سمجھی کہی اسلام ہے
 کاشکی باد خزان خشک کری خام ہے

مجھ ہو تہ نہیں عیشی شب تا کب راق

بخت سی کاش میری خواب کی اوام

جلاد ہی طور اوسو زخما نے
 نہ کھلاؤ زبان میرے چین میں
 کہان ہم اور کہان یہ کھت کل
 تہی سنہرل ہاری ہقدر ہو
 وہ لاغر ہون کہ موج گردش نک
 شراب کادی جام ساقی
 اوٹاوی کون نازلن ترانے
 عبت بلبل کو ہو کیہ سر اس نے
 نسیم صبح تیری ہر باس نے
 ہوئی سنگ رہ اپنی سخت جانے
 غم کیا کری سپر کراس نے
 مکدر ہی زلال زند کاس نے

دم شمشیر زہر آنکھ دے خضر عوین کرنا تہا آب زندہ کاسینے
 رہی ہم شک خون روئی ہی ساتی کھڑون ہلکی شراب غوا سینے
 وہ منزل ہی مین و پیش حسین نشان زنگان ہی پلٹا سینے
 مگھون گرد استان فرقت یار جدا ہوا مین لفظوں ہی ماسینے
 نہ پری مین ستا ای محنت عشق او تہا تہی تری مدد جواسینے
 کیا خاک و مینٹا نہ محکم جزاک اللہ دور آسمانینے
 مین ہون وہ سوختہ خرم کربہر خجل ہو کر برق اللہ نشانینے
 کبھی نقویرا دس نازک بدن کی اگر ہم موج کل سی کلک ماسینے
 شب غم مین مواجل جلکی عیشی سنا ہی شمع محفل کیز با سینے

مہینے کا جوابنی بھی تھارنا تہی سو بار شاتائین جو سو بار بناتی
 سدس عیشی

عشق کا بہرہ دسا مان خدا خیر کرے پیر جنون سلسلہ جنیان ہی خدا خیر کرے
 کرے آما وہ طوفان ہی خدا خیر کرے صحبت دست و کربان ہی خدا خیر کرے

قرعہ غم زدہ ام تا کہ کند و نام
 باز ویران شدہ ام تا کہ کند و نام

بروہ چشم ہی بہر غرت و مان سماں استین شک سی ہی رکوش جیب کرداب
 شکوہ مجھ چشم ہے سیار جیب چشم بچو دکھو بھو مین ہی دل فرط قلق سہی ستاب

باز از ہر سخم بونی جنون سیے آید
 باز آہ از حکم غرقہ بخون سیے آید

پیر دل آشفہ تہیے کس زلف کا سودا ہی چشم حیرت زدہ ہی کسی تاشا ہی

پہر جو یوں جاگ کر جان نکلیا ہے اپنی منظور نظر کسی خود آری ہے

سب ناد شکیر پیدا مچیت

دیدہ ام خوالی و نقبیت

مر جا عشق جفا پیشہ پوشمن پرورد بارک اللہ قدم تری میری آئینوں پر
عسکر کذری کہ میرا دغنی خالی ہی جگر رنگ خون شک بین باہی نہ نالی میں اثر

آخرین پوش کراڑ سر گندرم کچم

لفس سر و جہ سازم دل بچم

یہ ہے کیا شعلہ سے خلاق نابدا لچکو رابطہ یہ ہے لقت و لسی شہر سیا محکو
برق خاطر سی ہی بچم کراڑ عوی لچکو آتش طور ہون امنہ کی سی کیا محکو

لاہ ام جلوہ داغ حکم میا بد

شمع سوزندہ ام آتش لبرم میا بد

منجھو کیلے بستر رہن آبادان ویر بخشنا ساغر لبریز کوئی خم کی خیر
عام نشہ کی منظور یہ آئینہ کو سیر بدر جگہ عمر کا بیسٹا میرا باد و غیر

دو بین عقل کہ سرایہ غوغای

آزمودیم کہ در و سر بجائی ہے

مفتش ہی مین و موت ہزاران ستارے چند روزہ ہی کل و باد بباران ستارے
پہر کہاں بزم می و صحبت یاران ستارے ہشک برق و کبر باری باران ستارے

دروماست کراہد ز میا آید

بعد امروز نہ اینم چہ مندر آید

ناہ کہ گھریا گردش افلاک فی سبط نہ سکند ہی نہ دارا ہی نہ جمشید نہ یک
فرصت وقت غنیمت ہی ہی جو دم نہ دم بین بہر مین نہ محض ہی نہ ستوری نہ

صفت بختان طرب آگاه

بعد ازین بزم کجا شیشه کجا باد

تن بی تعمیر سره کز سیل فنا

نقش بر آب چون بستر کامری وقفه کجا

مگر لعل برق و کبر از ترسم ساخته اند

هر زمانه بصفات و کرم ساخته اند

کس که در سبزه شفته سبزی آبی

حال نوز غم دل لاؤن اگر تا بزبان

نوبت بر لغسم و آغ کین میوزد

آتش از کمر میسکامه من میوزد

حال نوز غم بنیان گوگردن کر خیر

ایک خوشی بی میری لاکه بنای تغییر

با سن باوس خون در کمر میوزد

کوشش کن کوشش که خاموشی من فیرا

کسی چسبیده چسبی حال دل غم پرور

یک کوی بولسنگ ز کوی بدرد

نقش غم نهدم و بر حشر بدن کرم

حال دل کویم و در حال شنیدن کرم

نور طاعت بی که رو کفره یک خونبار

منزلین جود و مصلحت خود و آری

منزیم خوشن بکر خیر و آری

نوم

مینه ان یافت که با خورشید کار نیست

ریخ ناکامی طالع هی میراکام روا در دمنده جیبی گیتی بین و هی سیر و
کیا کنون جیبی مخالف هی زمانی که جو چشم بنظر آتی هی یکوش شنوا

در دم افشانه شد و تابشیدن شد

حیرتم آینه کردید و بدین نرسید

آبدسی هی طبیعت هی میرنازک تر که دماغی من مقابل میرکل هی پهر
مثل کتبت بھی بر باد کردی باو سحر سنگ هی میرچین بر اثر صندل سر

خون کند گری صحبت دل ناکام مرا

محو سازد ز کین موج صفای نام مرا

هی بی خاکین هر چند ملائک کوب روز روشن هی میرغیرت تاریک شب
شکوخت سی لیکن شکرت کما تر لب شکری شکری دگاه من تری یاب

دل ناکامی دل شاد که ناشادم کرد

خانه ریخ و غم آباد که بر بادم کرد

مین و مین سوخته منت که گری صبح که مثل برق میری دو و جگر سی روشن
دماغ گرانش سوزان هی تو سینه کفن کاش جلگه کین بر باد و خاکستر تن

چند سوزم ز غم و چند که از م یاز

بخت نام ساز و بدل سوز چه از م یاز

سوز شر غم یا کمال که عناصر من فتور جای خون نعل کشتی ری کوین ستود
مجسمی بر دانه گری بمنغنی کیا مقدور مگر م سگانه سهند کانه میری حضور

جانم آتش ترتم آتش دل جا کم آتش

آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

یاد ایام که تهایم دل دیران آباد
ناید صبر و تحمل نه هوا تها بر باد
اب نه دل بی که غم و درد کی سببی
لذت رخ او تها وی ده گنا خاطر شاد

برق کو جلوه فروشد من بخودن جکنم

خمرنی بعد را سوختم اکنون جکنم

تنگ کر تهای لغز کو میری سینه کا غبار
روح کا بویسن سکتا تحمل تن زار
اور ہی کچھ طیش دل سی عیان ہیں
سینہ تنگ سی رگ رگ غرض سو یاد

جان ختم ز غم امر و زلبے آید

سخت تر مشکل است کہ سب آید

دل نہ حشر کتر ساقی بی نہ لب نشہ جام
راحتین روح کو در کار نہ بی کو آرام
داغ حشر ہوں میرا سینہ سوزان مقام
مخلص عیش و طرب سی بھی عیشی کیا کام

ازیم خون حکرم بادہ بجام است مرا

صحت با غم غول عیش ملام است مرا

من تقنیات غزلیہای حسین علیی ان اثر تخلص

مخلص

عارف رقیب رنگ نور سی بیکانہ تھا
دیدہ گو کب کو رنگ روزن کا شاد تھا

برق خاطف سایہ بال و پر پروانہ تھا
رات بہر کچھ خیال فارمن جانانہ تھا

آفتاب روز محشر بیان چراغ خانہ تھا

کھن غم لکے میرا یہ دل دیوانہ تھا
خاک جسم زار کا ہر ذرہ آتش خانہ تھا

زندگی ہی من فقط یہ داغ سینہ کا نہ تھا
برسون بویہ مرکب ہی سوز غم جانانہ تھا

شمع شہر استخوان میرا پروانہ تھا

دست فرسودہ خزان چنار ہر گل کا ہی بیان
لطف صبر و صبریم صبح دم کی جا ہی بیان

تیر و بختی سے رنجی شادسان ہم مشتعل
اوسمین نکلا تھا کیسی زلف میں ادھکا دل
شاد ہن سر ایک دن ہن دکھایا شاد تھا

تربیت دم کی تھی باوجود کہ خوشی ہے
فیض آزادی ملا ہر پہو لگی ہو سی ہے
قایدہ محبت کا پہنچا نکل خود روی ہے
دیس دشت تھا باطن چشم آہوی ہے
گوشہ مومیرا طفلی بن مکتب خانہ تھا

مستون ماتم تھا نور نغمہ چنگ و رباب
مگر مگر دوش سی ساغر کی میرا دل تھا کباب
سوج ہی تھی خلق پر ایک خیر بران کی تپ
ہتی ہاری خوئی باسی بار بن بزم شراب
چشم شیرانی نظر میں رہا ہر سمانہ تھا

شوق کامل واقع ملک شب ہجران کا ہے
لکھ آئینہ میں تصور عارض جانا کا ہے
رکوش خط شاعر میری مژگان کا ہے
لکھ درد آہنوں پہ نام اوس سے تاباں کا ہے
بن کیا اختری لہجہ کا جو داندہ تھا

ادب پر آیا نہ اوس کا بخت سرگردان عیش
نام غم شادی وہ رکنا تھا یہ تھا ارمان عیش
ہاں مگر عیشی کہ ہاتھ آیا تو یوں دامن عیش
تھا اثر مرکب فرقت میں بیان مان عیش
سینہ کو بی خلق کی شاد دیکھا تو بخانہ تھا

مخمس نظمیں غزل ہوس

محبسا بیکس کوئی پر ہو کا ہو سیہ بعد
جسکا دل یوں ہو غم و درد کہ جا میری بعد
دیکھ لینا یہ تم ای اہل و فامیہ بعد
بکسی ہی نی نہ دنیا کو تجا سیر بعد
غم ہی مرقدہ میر ہیشہ نامیری بعد

دشت آباد جہاں چھوڑ گیا جب مجنون
روشن سلسلہ عشق ہوا میں محزون
اب ہی میں گرسوی صحرائی عدم ای یوں
تیز کیوسر ہر خار کو ای دشت جنون
شاید آجای کوئی آید یا میر بعد

درد مند ان محبت کا جدا عالم ہے سچي ريه درد و عشق سي جو محرم ہے
 کیا کہوں ترغ من کون چشم میری پر ہے اپنی مرینکا بھی غم نہیں پر غم ہے
 کون ہو کا ہفت تیر ملا میرے بعد

عالم عشق میں کیا ہا فنا اور بقا ہی جو ہستی میں ہم ربط وہی بعد فنا
 عشق وہ شئی ہی کہ دکھلائی جو اعجاز اپنا کیا عجب تربت لیلی سی جو نکلی رے صدا
 میری بھنون تیرا کیا حال ہوا میرے بعد

طبع ناموس تے کلشن کی ہوا ہے میرے گشت گزار کی خواہش تھے خدا سی میرے
 نہ کھلا باب انراہ دعائے میرے مینی زندانین دی جان ہا سی میرے
 باغ عالم میں رہی کو کہ فتنہ امیر کے بعد

ای غم و درد و ہر دم میرے دلین ساکن ہوں جدا مٹی بن الہند کھلائی وہ دن
 اکب دم چین نہیں ہی میری دکھو تم بن اب تو کرتا ہو بہت لطف و کرم تم لیکن
 بھول جانا بھی ہر خدا میرے بعد

خوبرو یونسی کے جی کا کیا ہے خطا جایہ یہ کہ نہ لکوی کہی نام و فنا
 جابی غیرت ہی کہ جی جسکی لے مٹی دیا لے کہ باعث تہا میں اوس شوکی بدنامی کا
 سجدہ شکر کیا او نے اوس میرے بعد

زندگی مینی وفا ہی میں لے کر کیا ہے یہ خبر تینے نہ مجھ جنتہ جکر کیا ہے
 حال پر میرے لگو آج لطف کو کیا ہے جیتی جی قدر نہیں ہوئی بشر کیا ہے
 یاد آویکی نہیں میری وفا میرے بعد

ضبط کر یہ کائنات لے کر بھی ایک لفظ ابر ہر خط میرے چشم کا جاتا ہی برس
 کلشن دہر میری ذات سی شاداب ہی ہے او شہ کیا میں جو جہان کد ران کی تو برس
 خاک چھائے کہ بہت باد مایہ میرے بعد

تفصیل غزل ہوس

تک کہ کرتا ہی غم عشق جو اکثر محبو : تنک تر گور سی اتا ہی نظر گز محبو
سخت جاسی نہ شکوہ ہی کو گز محبو : لک ہے خواہش دید رخ و لب محبو
زندگی بھر میں ہی موت ہے تر محبو

شوق برداز جن میں ہوں کبھی جی کہوتا : یاد میں کل کبھی شک سی ہوں ہونہ ہوتا
اور تو اور یہ صفت کو ہوں اپنی روتا : لی برد بالی کا تو نام نہ عاید ہوتا
مرغ تقویر کی سی ہے پی غلی پر محبو

عہد طفلی میں رہا رخ و محن سے آزاد : حیف پر بخیر میں وہ گم دن برداد
ہر نفس کیوں نہ ہی اب میرا لب پر فریاد : کاشین عالم پیری کی دلائی میں یاد
راحت و بیعی دامن مادر محبو

ہو بھرت نہ پردہ اوٹھا میں میری بستی کی : بخت محبت کبھی بیل نہوی بستی کی
فانی سمجھا ہوں یہ نیرنگ میں بستی کی : یہ بختا زلیست میں ماتہ ہی بستی کی
دائیتی تقدیر اگر بخت سکندر محبو

آد کیوں بخت ہے ملک عدم سی لایا : سخت گردش میں ہوں جس روز میں پیدا آیا
طرفہ نیز نک یہ بستی زی بھی دکھ لایا : بیٹھا جسا وہ مکان عاریتی ہی پایا
زندگی بھر نہ ملا آہ میرا گز محبو

بے کیا عالم اسباب کی بردائے : خاک سی ہی سرو سامانی تنہا نہ گے
ہمت بستی محبت میرے اصلا نہ گے : مر گیا میں یہیم محتاجی دنیا نہ گے
آداب ہی ایک بہ کفن جاسی جا محبو

ہرزہ گردی کی کٹ کشن لبر ایک گھر : طاقت سعی میری بای طلب میں نہر
تا بہ سان فائدہ کیا ناکلی لی رو سی ہی : بخش و کم جو میری صفت کا ہی مٹا ہی دھر

حرف حق توئی بہر تہی درو محکو

کل کیا سوی من میں جو بجان نامشاد
شکست کشن سے ہوئی آتش دل اور زیاد
یادگار قد و لدار تو تھا یہ شناد
برق خاطر ہوئی ہر شاخ صنوبر محکو

شوخی شوق سی جب دل کی مہیا ہو شہر
سر و کن کیا میری بازار طلب کا ہوش
خاک سی او شہن بہ کہتا میں جو رہا ہوش
خود کی قید نہیں داؤد محشر محکو

آتش عشق ہی از لبر میری سینہ میں لگے
جستہ خضر ہون تو نہ بھی پاس میرے
کاسہ زہراہل میں فقط مسیر ہے
پہی سیر الی ہی حسین نہیں پرلٹہ لہی
کیون نہ منظور ہو آب دم خجڑ محکو

نامی اگر نہ عبت تو ہے منع زار
اختیار ہی نہیں یہ چشم کہ دریا باز
موبو کا دش غم لکھ ہی تن میں سیک
میری آنکھوں لسنی پوچھ نہیں خون جار
ہوئی ہی ہر بن مرکان نشتر محکو

اضطراب دل نادانی جو مقدمہ چلے
نام عاشق کہی معشوق سی ملنی کا نیلے
روزِ ناصح کی سہا کرتا ہوں آری دہلی
دمل حاصل ہی بھی کرچہ تصور میں دلی
چمن دیتا نہیں میرا دل مضطر محکو

پوچھنی حال نکارات جو عیشی کا
بولایا بیہات کہوں تجھی غم اپنا کیا میں
مرج راحت سی سہی حبسی ہوا پیدا میں
باغ عالم میں ہوس وہ کل نازک تہا میں
ہوئی تحریک مبالغہ مر مر محکو

تقصیر غزل ہوس

مثال آنکھ کی فرصت ایک دم ملی نہ سوز نہالنی محکو
رہا بزرگ جرس رط نور و آہ و فغانی محکو

براهوس عسیر بقا کا کہان یہ لای کہانی ہو
سواي اندوہ دیس و حوان ہوانہ حاصل جہانی ہو

او شائین کاندی بہ بارستی مغربی تیردانی ہو

سبک دوتی یہ سخت منزل کمال احث ساند طبع
بزم نقش قدم ہی ہم نہ کی کسی فیض ہمارے

صدای زنگ در ایک سو کمال حیرت ہی یا الہی
ملین کی سطح رختا لانی نہیں نشان قدم ہی باقی

براہوس صغف کا کہ جنی جہ کیا کاروانی ہو

فلق سی لکی جان کرین کیا اوہا ہن ہم صبر تیر
شب جدای کو صبح کر تیر ہن شہا کی ستاری گن گن

نہ موت آتی ہی تیغ دیک نہ کالی کشای ہجر کال
اکر چہ یار و رفیق و ہدم ہسی ہن غمخوار ہنی لیکن

کسی کی کیا کہی حال دکا ہن ہی مرقع فغانی ہو

نہ مشکل یا دیکو نار انا کیا دل اندو کین ہمیشہ
ہی ہوا وہ شک حشر نہ کسطح استین ہمیشہ

سبب اگر ہسی پوچتی ہو کہ کیوں نہ ہی ہم غمین ہمیشہ
جہاں ہی تیار و سیرای فانی یقین ہی ہا نہیں ہمیشہ

یہ غم ہی جانی کا کہ الہ ہی بیانی ہشتکالنی ہو

ہوا ہی جہ لانی دوستون پر یہ بار غم ہفتہ ظاہر
نہ کنی کہ انکار علامت ہدایا کسی نہ بند سی سر

ہمین کہان تک جہای عالم ہن کہانک شکر خاطر
بہت ستایا غم جدای کر اب کہین جلد کام آہستہ

سر طعن و تشیع ناہمان تو فروں ہی لوک سنالنی ہو

قرار کی جنگ ہی طاقت شکست کا جہک تیار
سہین ہزارون جہای ہجران نہ آہ کچی نہ دم ہی تیار

ہر اب تو خود و داری اپنی دلو ہو ہی از لک ناگوار
دیار حشرت میں بغیر زوی لی شانہ نشان ہمار

نہ تنگ سی کہ نہ ہی مطلب کام نام نشان سی ہو

ہماری شکو کی قطری تار ہوا میں موتی پر دہی ہن
ہم اپنی بتا بولنی دکلی متاع طاقت کی کہو گی ہن

اجل کہ دولت لبغاف کش ہماري خاموش ہو گی
لحدین رہنی ہی چین سی تک ہی تو رو رو کی سو گی

خدا سی ڈرای فغان میں جگانہ غراب گراننی ہو

کہی یہ میرا ہم عیشی کوئی ہو سسی کہ ناخکیا
جو عشق بازی کا فنی ہو سین ہی ضبط لازم دلجی شیا

هزارانوس نه نادان کوي پيايايي کامکوتا مېون وخت جان پېچي کيلا بوسن سې به راز تير
کيا نه گاهه تو نه پېچي اس نه پې درو نه لني کوي

تغییر غزل آغازتي ترقی قلندر

آواره سانه پرتي ميز هر سو غباري که صحت کمان که نريغون فقر اک يار که
دشت و فاین رو برو چم دل نکاري که بجا يي ويه روز نيا صيد مار که

لایق نهين مين آه مگر ستم نگاري

مدم قتل عشق هوئين سچي دکنز صحت کمان که نريغون فقر اک يار که
بله وان نه يا چو سیر کهنی که بشکر که هرگز سهاي کانه سیر اجمال لوح پر
دو چار سنک هوئين نه خجک نزار که

عنا صفت سچا تها مين سينه خاک نيند سرتي نهی انتظار مين بچکو ملاک نيند
آني نه ويا تها به دل دروناک نيند ایک عمر بعد آي ياب زير خاک نيند
نوبت پر ميري رو نه يارو بکار که

بوش و دوس جکې کيوتاي کون کون تخم جنون کو سينه مين بوتاي کون کون
لشتر کو خونين ابني و بوتاي کون کون ديوانه ابني و کيوتاي کون کون
آتي مين زور شوري پيرون بيار که

هي جسي ريخ بجر کا دل پر ميري گزند هون دور که نظا ريسي جتا مين درون
کرنا ز ياده اس سي نه صدمه ميرالهند روزن نه کيجو بهر خدا درکا ابني ميند
دوبار سي مين بهر مارو کخا ستر مار که

جر جايي آج کل بي هر دوزن کي چ هي گفتکوي فقط اهل سخن که بيسج
کيا بوده کي کش آئي اگر انجن کي چ و کيها جو چشم مست کو او کي چين کي چ
نر کسر که اکنه چکي ماري خمار که

آئی ہن کر کی طلی عسم و محنت کے منزلین وہ ہم ہن کر جبکی ہون مشتاق مخمیز
بیان غنچہ ڈی خاطر آبا و کیا کہلین باسندی ہسی شہر کی کس طرحی لین

او چری ہونی ہن آہ ہم دیا کی

کیا با وفا ہون دیکھ تو تو کر کی غورین سستا ہون تری واسطی گس کی جو رین
جیران ہون کیا کروں تری سنی کا طورین ای کل سناہ تو نے میرا حال اور میں

سستا ہون تری واسطی طعنی ہزار کی

عجرت کے جابی اہل بعیرت کو یہ بیان کہ کیا کیا نہ الغلاب ہو اگر تہ ہن بیان
کل کی کا ہی یہ ذکر کہ وحشت میں ناگہان رت کی ہو کہ جو لایا ملک و دان

طغی سی رہنی والی تہی ہم جس دیا کی

از لکہ ایک عمر سی مشتاق و مکنی تھے جا تا کہ لطف دیکھی باغ و بہار کے
اوس بوسلمان حیس میں ناگاہ غور کے دیکھا خوب ہے رنگ کہ بس ہوش اور کی

کیونکہ پہلا نہ روی بہر ڈاڑھ میں ہار کی

جلتی ہی ہر طرف محبت تائین با و دیک نے رونق جن نہ بہار فہستہ ہے
نے دوری نہ قفل مینا نہ شور نے جو کل زمین تہی آہ وہ ہنگ منہ راہ ہے

ہن جابی لالہ زار پڑی ڈیر خار کی

میران ہن وہ مکان جہان مخمیز ہن شبنم کا حرم و نہر کا جاگہ نشان ہن
ہنستی تہی کل میان خلش خارجی دہن نہ تو وہ عندیو کنی ہن چھپی کہین

نہ غل میں قرین کی نہ شور تبار کی

نہ بزم کا نشان ہی نہ ساجے کا نام ہے نہ خشت خم نہ ریزہ مینا و جام ہے
رونق نہ مہن کی ہی نہ وہ لطف بام ہے کبھی جد ہر نگاہ وہ ہو کا مقام ہے

خالی مکان پڑی ہن ہر اک دستار کی

ده آشنا بهش زین جنبی مجتین : ده دوست ایک عمر زین جنبی الفین

ده لوک جنبی روح کو ملتی تین آیتن : ده یار جنبی رہتی تین دن ت مجتین

ملتی تین نشان کین او کی نزار کی

بیدر و اہل دلسی عداوت بھتی ہی کیا : عیشی کی طرح دیکھ نہ ہر ایک کو ستا

سیکے کو میسر مان نصیحت سی باز آ : منع فغان نہ تو تیرے کو نا صحا

واقعہ تین تین عینی تو اوس کو اریک

تقین غزل ترقی

داغ ہی کل کیا بار اوس غیت گلشن ہے : کیا دمک ہی رنگ جو طغزن کندن ہے

ماہ تابان کو بجایا رشک اوس رخ روشن ہے : کیا شعاع حسن اوس رخ رشید روکتن ہے

پر تو اسانور کا جو ساری سہرن ہے

کو رہنمون پر جو کذا کل میں شہنہ داغ : فیہ پر بردانہ تہا شمع کہ جلنی کا داغ

پر صدایہ تہی کہ ہی بیان فکر دنیا سی فرغ : داغ دل روشن ہی ہی تہا دن مثل صراغ

رہنمی کو احتیاج کیا میری مدفن ہے

آب خجروت دہر سی اگر بجائی تو : شربت قند مکر ہی شہید عشق کو

زندگی بھنی تیغ مجھ با عینم کو دوستو : قتل کی لذت کا کس مونس ہی ادای شکر ہو

حشر تک جان قاتل کا میری گردن ہے

آب کو نردین کلوئی لشنہ میں گر میری ڈال : میری لتکین آب تیغ یار بن ہو کیا محال

اوسکی خجرت سی جگر کو نہ الفت ہی کمال : دل میرا یون کتجائی تیر کی قاتل کہ بہال

سنگ نقاطیس کی جسی کشش اتن ہے

کا پیش عینی بواہون کردہ پشت استخوان : کیا عجب عاجز نوازی اوسکو کردی حذران

صد کلام عشق میں ہر چند یار و بیگان : جانتا ہوں قابل فزاک میں لاغر کھان

جسم امید منی تو ہی اوکھی رکھن ہے

کسی تربت پر کند تیرا ہوا ای نازن
اسطرح کی کرد کچھ ہر اسی خانی نہیں
یہ غبار راہ کا انداز دیکھا ہی کہیں
جہاں تیرے جناہن اوٹے کبریا ہی بہرہن
خاک حسرت پر کی یہ تیری دامن ہے

دوستو کیا اوس نگاہ مست کی تاثیر ہے
جس سی طاری ہوگی ہی بخود لسی بخود ہے
سمجھی سبیل زلف جب آئی نظر اوس شوخی
جہاں کنی من جسم ہمارا و کسی جب دکھایا ہے
ہمیں جانا بھول کر کس کا دہرا وزن ہے

دہانین ہی تیرا وکی وہ ٹرو ٹاکو کی قوت
ڈھونڈتا ہی بس میری وہ ٹرو ٹاکو کی قوت
ہی میری اکھوں میں بہرہ وہ ٹرو ٹاکو کی قوت
یاو آئی ہی کھلی وہ ٹرو ٹاکو کی قوت
اسی میری نظر حیران کی سونہن ہے

ہی رخصتری اگر موت میری قتل پر
میں ہی اپنی زندگی سی تنک آیا ہوں مگر
لوگ بکھو کیا کہیں کہ ہی ہی خوف خطر
جرم کچھ نہر الی قاتل پر مجھے تو قتل ستر
یکنا ہی میری ثابت جو اور دشمن پر ہے

میں پرستی کی ہوئی زلف جو چشم ست یار
شہر سیخانہ بنا پر مغان شیخ دیار
زلف کا فر کش کو اوکی جو دیکھا ایکبار
ساکنان کعبہ نے کیست پرستی اختیار
وہ منم نام خدا کیا اندون جو بن ہے

تیری قتل عام سی ای ہر موت تنہا
جسم ہندی فلک سی ہی ٹکٹا ہے ہو
کل ہی تیری تیغ جاری کر چکی ہی خون کی جو
دیکھی اب کس سمان کو کر کیا قتل تو
آج غصہ بیطرح کا فر تیری جنون ہے

روی میری بیعت ساری دیکھ کر جن لب
حال پر میری ہوا خون ترک گردن کا جگر
افزین ای ہر موت مر جا ای بی خبر
تو نے اکیڈن ہی نہ کیا چڑھ کی اپنی باہر

روز اس کو چین نکاح میری شیون ہے

ہو خاکچہ پاؤ ہی جگہ سوای جور ہے حال پر میری نظر کی تو یہ سر کی غور ہے
عشق کی نیر کھنکھارے کا یہ دیکھا طور ہے آتش دل شک سی سینہ میں پڑے اور ہے
اب تو اب چشم کو میری شرف دکن ہے

کل وہ تواری صحن گلشن میں ہنسی جو اکدم شاخ و دکائی جان مرغان گلشن ہون
آشیان کی خار جس پوکنی یہ ستر باستم دست کلچین غنڈیو کچی کیو نہ دستم
آفت نوح کی مائتولنی مد گلشن ہے

جل چھا عین تو پای سوزش غنی امان اپنی داغ دلی سوزش کا کردین کیا پان
برق ہو جس سی فخر گلشن کو وہاں لبث کہا ہی ترقی مسیہ اس سینہ میں آتش نہان
طعنہ زن جبکا شرر ہر شعلہ گلشن ہے

تغین غزل ترقی

ناکی غم فراق میں صبر آزما بی دل اس پنجہ میں وفا کردی کتب و فانی دل
آخر یہ دل ہی شک بہن ہی بجای دل مگر ایشب ہی وصل کے لذت نہ پای دل
پہر متی کس امید پہ کوئی لکائی دل

طاقت ہوا اپنی طاق نہ کیونکر کرا ہی خون ہو کیا ہی دل میری چاہی سرا ہی
ان بد مزاجیوں کی کہاں تک بنا ہی اک دل تھی مدام مستانی کو جا ہی
تیری لی کہا لسنی کوئی روز لای دل

دل کی سوال پر جو کہن مینی تہا کھا اتنا کہ دل کہاں ہی میری پاس ہو فا
اقتربا نہ کر کے فقط امتحان کا پہلو کل اوسنی چیرا جو دل کی لیے میرا
جز داغ مشہور اور کچھ تہا بجائی دل

مگر دیش کہ کرد باد غطک ہی خرمین آوارہ کیوں پہری بٹ جستجو ہیں

باتي هن آب مين ده جوي آرزو مين ترغيب دي سې کسلي کعبې کي تو مين
زاهد کا کهر نهن کوي سواي دل

نام بيان شهيد کي سېم کاي دهن يه کون کشته کشته دلر باميه دهن
اشفته خاطر آه بيان کولن ساي دهن او سې گلي مين کون يه پدل هواي دهن
اواز متصل يي آتي يي ناي دل

سود وزيانين اپني نه کترتا هو مشرق جو او سکو بجاي جوشي و ديوانه جو کهو نه
خود رفته سچ تو يي که نه انا کوي يي هو بهولا تھاري ياد مين دنيا و دين کو
جو چاهو سو کو رو کي يي جې سترائي دل

کيا حال دل کون هو يي دلبي خطاي محض کي اپني دل يه آبي ميني جفاي محض
حکمو ديا دل آه سچ کده فاني محض جسي که هو کيا يي وه نا اشنائي محض
جز دافع بت سې کوي نهن اشنائي دل

وه کوک اس زمانه مين هن خوش نصيب کيا باتي هن دل گنايه يه جو دل کا مدد جا
هم خاک ر کيا مين آه انا احسب ا او س کو مين جسي پي يي هن نه نقش پا
کيا يي بت سې خاک مين مسکو ملاي دل

کس کشمکش مين عملي سني آه ناکهان دن به عمنين ده چين ده ساليشن کهان
هم دل نکا کي تنک يه آتي که بيکهان نکند يو مين هم تو خط غلامي اوسي بجان
جو غنن کي بلا سې عمار جبرائي دل

شادي و غم جابنين سنا کتر يه مين هم جو اکيدم عمنين يي ده دل شاد اکيدم
ميري سې يي لعين کي کي هو يي مين کم اوترا نه اگي بيان کوي جبر کاروان غم
ماتم سراسي کم نهن يار سولاي دل

بر باد نکو کچه با مال کچه هم مثل نقش پا مين يه سچو دي بې

جو جو کر سہنکی سب سے جوہم بیکے کو جو سے اپنی بکھو ادھاتا ہی کیلے

بیٹھی ہیں سہم جاہل سنی اپنا ادھائی دل

باقی ہی اب امید کسی زندگی کی جان انصاف کر رہے رنج و غم اور آدمی کی جان
مریجا کچھ نہ غم سے نہ بردا ہی ملی کی جان ظاہر ہی عشق میں نہیں بھتی کسی کی جان

نادان ہی جو کر کے اپنا بجا ہی دل

بیک فغان نہ آد سنائی نہ کچھ خبر باد جابجے حیف کر لای نہ کچھ خبر
اوس گم شدہ کی ہم تک آئی نہ کچھ خبر اوس کی کلیمین جاتی ہی پائی نہ کچھ خبر

مت پر چو بھنسان باجرائی دل

کیا ایسی ناتوان کی توقع بہار سے کیونکہ نہ لاؤن حوت زبان پر میں یا کی
کہتی ہیں آتی والی او دہر کی کہ صبح سے دن بہر تو ایک بھیف سی آواز سنتی تھی

آتی نہیں ہی رست سی بکن صلائی ل

عیشی کمر تو از عشق کی کھڑ محال دیکھ : دل دی نہ دلبر و کھو نہ لی یہ وبال دیکھ
نادان ہی یہ نہ بس کا مال دیکھ کہتی ہیں درد مند تری کا حال دیکھ

یار بکھو کسی پر کیسا نہ آئی دل

مثنوی در بیان عاشق شدن بر بمن زادہ بزمی

در حمد بار تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زیب سر ناز نام بہر سے دی حسنی دکھون کو چہتر بار
والبتہ ہم کیا دلون کو بالبتہ غم کیا دلون کو
ہر سینہ کو داغ سے دیا ربط ہر داغ میں ہرق کو کیا ضبط
اشکون کو حکر کا رنگ بخشا آہو کھو اثر کا رنگ بخشا

دی ابر کو اوینے بیقرار سیے	سیاہ کو بخشی بیتہ آریے
یکے کنگر عرش تک رسا آہ	دی تا بقبول تو بہ کو را
منہ شد مشتعل مہا یا	آئندہ اذسکا دل بنا یا
عشاق کو سوز در و بختا	گلگونہ رنگ زرد بختا
آرایش سینہ کی صفایے	پیرایش عشق کی وفا یے
بختا غم عشق نیک و بد کو	پا مال جنون کیا حسد کو
دی درد کو لذت دوا رنگ	خونین ثرہ کو عطا کی شک
آئینہ حسم کیا دلون کو	گنجینہ غم کیا دلون کو
چشم ثرہ خون طراز او یے	دل آئینہ دار راز او یے
وارفتگی ایک کو عطا کیے	آشتی کی ایک کو عطا کیے
آباد کیا حسد اپا دھر	آئینہ رخو نیلے شہر و شہر
چہرے سے اوڑا یا لاکہ گنگ	حیرت زہکان عشق کا رنگ
ہر سر کو عطا کیا نیا شور	زنجیر گسل جنون کو زور
جس رنگ کو دیکھی کا میے	یہ جہلہ قدرت ہے

درغبت و منفیت

شایان درد و یحسد و عہد	محمود جہا نیان محمد
وہ بیخود حبلوہ خدا یے	وہ عاشق ذات کبریا یے
وہ زیب نگار خانہ دھر	وہ رونق کار خانہ دھر
وہ واقف سر عالم غیب	وہ مجسم حسن و عشق لایب
وہ شاہ کہ جسکی ترستان کا	سر محو سجود راستان کا
ہمتا ہن کوئی اذسکا مطلق	حسرت ذات وہ پاک بر حق

نیلہ

بنالینہ صد ہزار تسلیم : پالبتہ کو نہ کو نہ تعظیم :
 شیرازہ لسنہ ہر ایت : دیباچہ و منتہر ولایت :
 علام سرایزد غفا : شاہنشیہی ہادی البرا : یا
 سایے حب مراد عالم : نامی لعبت سیلے اعظم :
 مشن نہ منزل طر لعت : آئینہ پر تو سیلے حقیقت :

وصفت عشق

سرمایہ سوز و ساز ہی عشق : نیرنگ نیاز و ناز ہی عشق :
 ہے عشق سی داغ داغ لالہ : سیلے عشق انر طر از نالہ :
 سیلے غیش کری بہ سینہ کاو : دی نوک فرہ کو خون تراوی :
 بی حسد گنہ بخون لبیل : اتودہ کری بہ دامن گل :
 افکار کری لب و نیرنگ : یہ نشتر موم سی رگ سنگ :
 یہ آتش عشق بے زبانہ : بل مارتیہ پونک دی زمانہ :
 بی می کری تر ہزار دامن : بی برق جلای لاکہ حسن :
 رکھائی دل شکستان پر : سیلے نوک فرہ سی کار نشتر :
 پنچ و خم لعل کو کری دام : یلے خال سیسے رخ کی دانہ کلام :
 خون بار کری رگ زبان کو : تاثیر کارنگ دی فغان کو :
 کردی رگ ابر کو شرر ریز : یلے آب سیلے کار آتش تیز :
 بے شعلہ جلای کو کبخت : بیٹے مین جلای تاج اکنت :
 سیکھی گنہ مردہ سی بافون : دریا دریا یہ بے سب خون :
 بی شعلہ ہر استخوان جلاد : خون رگ مین شرارہ کرد کہا :
 یہ صاحب تاج بے کلا یہ : بی فوج کری جاہان کی شایہ :

بي دلم کري هزار جان صيد	بي حېرم کري هزار دل فنيه
کرتا يه بعد فريب و تنوير	بهرام کو پا کند لستيز
شيرين کويہ بخشى تلخ گمان	يوسف سي يه يه خطا خطا
افتاد کي اوسکي سر فراز	تخت شهي سکا خاک باز
بي مايه کي سکا ساز و داج	بي باکي سکا تخت و پا يه
منز انکي سگي و حنت دل	ديوانکي سگي عقل کامل
وي و لکولسم دلسي بوند	بي قفل کري هزار و ر بند
به فتنه طراز عسره ساد	افشا کري لاکه پرد مين راز
عشق اينا اگر بهر و کيا و	جو جاي سويل من کرد کها و

شروع داستان

اي ساقي ناز مست چو ش	بهر جام مين آب آتشين جوش
دل تنگ چون انتظار تا کي	لاکشته ساکين پيا پي
تا نوک مستم کردن شرر ريز	لکھون کوي داستان اثر ريز
ايک شهر مين ايک برهنه نا	معا کافر عشق فتنه بنيا و
معا گرچه ده باغ حسن کامل	پر و لني کيا تھا اوسکو بهيل
مهر تا تھا ده رشک سر و شيناد	مستري کي طبع رام مشر ياد
تا شعله عشق باي تا مشرق	تي سينه مين جاي مول ناهان برق
سر کاسه ياد و جنون تھا	دل غنچه باغ جوش خون تھا
کرتا عشم عشق سيے مگر خون	رہتا تھا مدام زار و محزون
هر چند ده رشک بوستان تھا	پر و اله حسن کمر خان تھا
مگر شعله خو کو ديکھنا حبيص	جلتا الفت دلسي صورت شمع

بیطاعت و بیسترار رستا
 دل پر صد مات عشق سستا
 سرتاب و لکی کا ہنوسینے
 کہا تا غم عشق خواہنوسینے
 انداز وفا تھا او سکی خوین
 تہا آب محبت او سکی جوین
 خون ناپہ دل میں غرق و غلط
 رہتا تیغ ناز خوبان
 دل غم نہ کیا تہا لکھ خون تہا
 تہا شک مسراجی بی ناب
 غم ہی کی وہ کار کنت میں تھا
 غم او سکی فقط شست میں تھا
 الفکہ کردہ وحید عالم
 ایک صورت درو تہا غم
 ہر زلف کا تہا اگرچہ مایل
 بردی نہ چکا تہا و کہین دل
 بقا عشق کا گرم گرم بازار
 وہ جنس وفا تہا بخیر مدار
 ایک دن قلق درو لستی ناکاہ
 اور ثباتہ دلی کنجیا آہ
 لرزان وہ بشکل مہر روشن
 تیا بی سیر کوڑ بر زن
 کوچ میں بہت پرا تہا یہ
 امت نسیم مسکایم
 دکی ہوئی کم نہ بیستہ آریہ
 چوڑی نہ خرہ نیہ انکبار یہ
 پر داغ حکمران سرا پا
 کا فور ہوا نہ پر مسیا
 دل پر رنا ز حسن منجر غم
 بی پنہ ملا کہین نہ مرسم
 سوز متبش دروین نہ گھیرا
 دریا کی طرف قلق نیہ پیرا
 آیا لب جو بدین تر
 مانند سحاب زار و مضطر
 ہتر آکوی دم بردی ساحل
 لیکن ہوئی کم نہ مگر سنے دل
 ادا غم دور و فوج در فوج
 ہنگام کیا سر بصورت موج
 بیاختہ غمی دل بہر آیا
 سبے سرد ہوا یک مس سنایا
 وحشت کی عیان ہوئی نی طور
 ہرین گلین آئی اور ہی اور

رور ویک کیا جان مسزون
 ہر جام حباب ادسنی پر خون
 دم مثل حباب رک گیا جب
 امشردہ دل آہ و نالہ برب
 بڑھتا یہ ہنسزل وہ عاشقانہ
 پھولش جلا لہو سے خانہ

غزل

دل کہ ضعیف و ناتوان ہے
 تن پر سیسے جان ہی گراں ہے
 جنبش سے نفس کہ ہر نفس بیان
 اسینہ میں کاوش نشان ہے
 ہی جی کی دال زندگانی
 تو اب تک ای اجل کھان ہے
 ہر دیدہ نم میں جوشیم ہی
 ہر نالہ دل شرفشان ہے
 کھائی داغ عشق کیا ہی
 سینہ میں ایک اک سی نشان ہے
 جل گئی بسی مستراہ و آرام
 ایک دم ہی سود کا مہان ہے

افسانہ سوز و ساز ہمیشی

مگر سنی تو گرم دہستان ہے

القہر وہ مست بادہ عشق :
 مسرور دل و ہوش دادہ عشق
 ایک کوچ میں ناکہان جو آیا
 او سپریم بلا سپر لا یا
 اک حور و ش کی مقابل
 خوشید بقا پر ی شمایل
 سیتھے شو حسن پاک با فرق
 رشک نہ وہر غیرت برق
 ستر پا جلوہ سر سبز ناز
 کامل خوبی مقام انداز
 ہم جلوہ شمع سر طور
 ہم چشم غزال چشم بدو
 داغ دل لالہ خال رخ کل
 قاست شمشاد بال سنبل
 محبوب جان حسرام بیتے
 قد سر و چمن طراز بیتے
 وہ جعد سیاہ مار پچان :
 وز دیدہ نگاہ دشمن جان

بیکر

سینین ذقن و کشیدہ ابرو
 رفتار پیام نا شکبہ
 انداز واداحسرام و چپکاست
 غمزدہ ستم اور عثوہ قاتل
 تہا لکے یہ عشق کا محسّر
 کہو یا ہی شکبہ و میر فی الغور
 دل پاک کے کہ از ہو گیا خون
 لی رنگ رنہ نام کا پاس
 چہر کو ملا طراز زر و سیے
 باندہ محسّر و شکبہ لیخت
 دامن ہم محسّم سے ہوا تر
 بیصبر و شکبہ ہو گیا دل
 تھے گرم رواہنی راہ وہاں
 اگے وہ ہمالت کشیدہ
 گہرین کی اپنے وہ بری پیش
 وہ بخسہر کی عال دل سے
 دل زند کی غمزدہ سیر
 کی آہ نہ تا فلک رسایے
 تہا نہی ہوئی نہ نہ سی جسک کو
 تھے دلی و منہش جو ہر قدم پر
 فرش غم و درد پر کرازار
 غمزدہ دین و کشیدہ کیونہ
 گفتار مہزون دل و سر پہ
 آشوب فساد و فتنہ آفات
 مژگان سیناہ آفت دل
 پہلے ہی نگاہ میں گیا مر
 ہے بل میں ہوا کجہ اور کا او
 قطری ہوئی شک کی شوق مگون
 چہا یا غم و دردت و یاس
 پہنچا ہی ہم نفس نے سیر
 آئی گئی دگلی تاثرہ لخت
 رخسار کی رنگ کو ملی پر
 گہریا و رنہ او سے نہ منزل
 ہمراہ ہوا یہ کہنچا آہ
 پہنچے یہ کل خزان رسیدہ
 در پر یہ کھڑا رہ فغان کش
 یہ جان بربط طال دل سے
 کہنچا کیا انتظار تاو
 پر تا در حسانہ وہ نہ ایے
 ایو س ہر ایم اپنی گہر کو
 سیلے کی رہ خانہ او سنی مرمر
 ہم سینہ کباب و ہم دل انکار

اوڑنے لگے اُد کی ستراریے	خز کالشی گری عقیق پاریے
خون غم نہ کیا ز بس دل تنک	پردی ہوئی چشم نم کی کلرنگ
ہشک آئینہ دار ارغوان تھا	ریخ غیرت رنگ زعفران تھا
کہ ضعف نہ خاک پر پٹا یا	بتابی دل نہ گماہ اوٹا یا
شورش نہ جو کئی سر میں جا کے	اوڑنے لگین دھجیان قبا کے
تن گرے عشق نہ جلا یا	اخلاط نہ احتراق پا یا
بیٹا قتیون نہ دلو گھیرا	موندہ تاب تو ان نہ صاف پیرا
سرشت مسرور ہوش ٹوٹا	آسائش دل کا سانہ چھوٹا
میاختہ جام چشم جھکا	ریخ پرثرہ سی شک ڈھکا
اندوہ لی کر دیا جگر خون	حالت ہوئی قلب و گرگون
سینہ میں لگی ایک اک جلیے	خونابہ دل نکا او سبیلے
احوال نفسیہ ہر نفس تھا	گہراو سکی نگاہ میں قفس تھا
ساعت جو کئی کیٹے المین	گذری جو گہری سودر و غم میں
لب تک کی بار جان آئیے	مرعی نہ مگر قضا کی پائیے
جیتا تو رہا بحال مضطر نہ	پر مرکب سے لاکہ بار بدتر
پہلو کی ہر ایک استخوان کا	تہا مرتبہ خنجر و مسنان کا
خون نابہ دلیں بسمل آسا	کروٹ کروٹ رہا تر پٹا
سیٹھے لکے وبال زندگانی	تہا وہ کلمہ من سخت جانی
اوچھا کہے طالع زبون سے	بخشا کہہ بخت و از گون سے
ہر قطر خون ہوا سترارہ	دل صورت غنچہ پارہ پارہ
کہ لشتہ غم نہ لکے کاوش	دریا ہوئی چشم کی تراوش

نالو بسنی دین پر آبلہ تھا لب پر دل و جسم کا مکہ تھا
 کرتا کبھی عشق کو شکایت کہتا کبھی حسن کو حکایت
 باحالت یا سر آہ کرتا روز روشن سپاہ کسرتا
 روتا کبھی بچے کو کاٹھن پر ہنستا کبھی دکی خواہشوں پر
 یکے بادہ عشق فی جو میتے بت یاد زمانہ بت پریتے
 موہنہ دیر روشن سی سنا موڑا ز تار کا تار تار توڑا
 گداز غرض منظر اب میں روز شام آئی لی جان جان سوز
 تار یک شب اور یہ نو کرفار تنہا ی و رنج و دوری یار
 اول شب عشق عافیت گاہ مشتاق دل اور فراق دلخواہ
 تنہا جان اور ہزار اندوہ دل گاہ عشق فراق صد کوہ
 غم دشمن جان زمانہ طناز دل کام طلب سپہ ناساز
 سرتا تھا فن جو سینہ کاوی کچھ نوک زبان سی خون تراوی
 کا گی کردش مسیح فتنہ پرواز تاجت میں سوز سی کردن ساز
 آئی غم دل سی جان لبتک بیرحمی و دشمنی یہ کبتک
 میں حسرت تن اور یہ درد جانکا میں جان باب اور یہ قتل آہ
 فی کوئی رفیق ہی نہ ہمدم فی جنبہ داغ ہی نہ سرم
 گنہ جفا ہی فوج در فوج طوفان بلا ہی موج در موج
 او تنہا ہی دہوان میری جگر سی گندہ ایم جو شش شک سر سی
 دل حسرت ہون طالع و نرم کا یہ سینہ پہ ایک بیار غم کا
 ہیں اور یہ بلائی ناگہانی دھواں ہوئی ہی زندگانی
 اکٹا کی تن میں جان ناشاد ای حسرت و یاس داد و مہداد

ایک کماہ بزرگوار ہون میں	بار غم سی ستون ہون میں
بیتابی دل ہی تیغ در کعب	باند ہی ہی جنون و درد و مصف
اک اک سی لک رہی ہی دلمین	طاقت نہیں جان محفل میں
ای کوکب محبت حیف حریف	کہنی میری تو فی قتل بر سیف
مرد و فغان یہ جسم میرا	یہ صورت نخل لی سراپا
آتش ہی گر کو نین خو کنی جاگہ	یہ سوز سی میری سنگ آگہ
ہر دم قلق نہان مسندون پیہ	ہر آن فرہ سے جوش خون ہے
ای گردش مسیح یہ بر آہ	تا چند مہون غم جد ہے
بہو میں آتش جگر کا ڈ	سینہ میں ہی میری آتش تاؤ
وی اختر طالع زبون آہ	ای کوکب محبت واکر کون آہ
وی اختر محبت خواب تا چند	ای داغ جگر کباب تا چند
ایک کچھ غم اور چراغ لاکھون	ایک سینہ ہی اور داغ لاکھون
کچھ در مسیح کی مونی گم	تا چند گردن شمار اجسم
دشک ہون سخت آہ یارب	کشتی ہی نہیں کی طرح شب
یا موت ہی آئی یا سحر ہو	عقہ کہن غم کا مختصر ہو
سو سوز و گداز سے لہو کی	شب شمع غم من لبریک
وہاں وہ بیت و لغزب عالم	اکا تو رہا یہ حال و رسم
یہ دل ہی بجا تھا او سکا نہ ہوش	تا غیر سی عشق کی تہی بد ہوش
رہنی کلی خود بخود مشوش	بیاخت کی جگر کو آتش
اکنہن گلین رہنی ڈ بڑا بی	دل بر جو کشا سی عکلی جا بی
دیکھی نہ سنان نہ غمہ تیز	مجدوح ہوا دل ہوس حسیز

شعله‌ی نه دیکھا نی سترارہ
 پیدا کی دلنی جو اسی
 حیران کہ شگرت اجرا
 الفت ہوئی داغ کو حکر سی
 آنی لگی بار بار در پر
 عاقل کہ بہ عشق کا خون
 اس نغمہ تر کا اود ہی ساز
 گندہ وہ قلق میں موز اور شب
 لرزان لرزان لبان کشید
 شاید کہ نہ نسیم دل کشا ہو
 وحشت سی چار سو نظر تھے
 بیان تہی بہ فریب خود عشق
 بستر سی بحال زار او ہشا
 کہنچا اوس سی دل نہ سوی جانا
 اکھنیں ہوئیں جان میں سحر
 دو نو کو ہوئی جو بستر ار
 بس عشق نہ کرو یا یہ نیزنگ
 جی کو ہوئی جانین کی لاگ
 دو دل ہوئی داغ غمی کمن
 تبا شد عشق لیکہ سکرش
 معشوق کو عشق کا ہوا دوق
 اور بخت کا جل کیا ستارہ
 چہرہ پہ چاکے اود اسی
 مسطر کہ مال کا کیا
 جی صاف ہوا او چاٹ گہری
 روئے لگی زار زار در پر
 نہ وحشت دل ہی نہ جنون
 یہ اور ہی تار کی یہ آواز
 صبح ذکر آہ و نالہ بر لب
 آئی در خانہ ہر باسید
 عقد کس طرح غم کا داہو
 بیکانہ و خود سی غم بر تھے
 دمان در دل و ہوش بردہ عشق
 بپاقت و بقرار او ہشا
 آیا بی طوف کوی جانا
 دو دل ہوئی حوٹاب یکبار
 آئوئی ہوئی ہر مژہ سحر سی
 نیلو فرو آفتاب یک رنگ
 بروانہ و شمع میں ہی ایک لاگ
 ایک برق نہ دو جلائی خرم
 دو گہر میں نکائی ایک آتش
 قمری کا سر کو ملا طوق

ایک رنگ خزان تہا دو کو نپر
 کیان تہی دو کو مہر
 ہر چند دلوین تہا ہر جوش
 اغیار کا جانین ڈر تھا
 اکھنوں پہ کیا مناد ہر با
 ہی در پی عشق لک اقلت
 لی وصل نہ صحبتیں نہ گفتار
 دیکھی گزرانہ فرست
 کرتے تہی بعد بیان ساز
 جلتی تہی صدا بجان رنجور
 پریم ہی او نہیں نہ رس آیا
 یہ پیر فلک ہے ایک غار
 سوچی اسی تازہ چید ساز
 در پردہ بجان ارتزومند
 لیکن نہ چہی رہی یہ آتش
 یہ راز نہان ہوا فنا
 پہچانی کی رخو کنی زردی
 اس شیشہ راز پر گرا سنگ
 مشہور ہوئی یہ داستان
 سمجھا او نہیں بلکہ جو مفتون
 پہنچی گئے با ہزار اکسراہ
 دو باغین آئی ایک مرصع
 تہا دو نوین فرق اعتبار
 ہر چند غلط رہی وہ خاموش
 چشم بد صبح کا خطر تھا
 نظر و بین ہوا دلون کا سودا
 تہی اسی طور کی ملاقات
 سیٹھے ایک نگاہ کی کنہ کار
 رویتی وہ ہا کر محبت
 مجبور ہفتہ عشقا زبے
 پروانہ و شمع دور ہی ہر
 اتنا ہی سپہر کو نہ پہا یا
 رکٹا ہی کیسا کب نہان راز
 کیا اور ہی اسی حقہ باز
 رکیتی تہی وہ راز عشق ہر چند
 آخر کو ہوا ہی شدہ سرکش
 یہ درد و رون ہوا ترانہ
 مشہور ہوئی لفس کہ سیر
 یہ نغمہ ہوا بلند آنک
 دشمن طرین کی ہوئی سب
 مجسم ہوا دلشہ خون
 پردہ میں نہان وہ غیرت ماہ

دو دخت سې تی جو چکی آمد
 بهمن بوا هر ایک کا دل
 محفوظ و عاشق بلا کشر
 تبال که بچوم شک بتاب
 خون جگری نه جو شکر بها یا
 نه یار بی تها کوئی نه یار را
 بهمن تعلق سې دلکی بو کسر
 دیوانه نط هو اسی بکتا
 گم دیکهی جلوه گاه جانان
 سر یار و دلطف که نکاهن
 یاد او لش که گفتگو آتی
 معشوق کا لطف و مهربانی
 معشوق که مهر که نکاهن
 معشوق که چشم ناز پرورد
 نم قطره شک سې اگر هو
 مرغوب هی گو جفا ی معشوق
 ده خوگری مهربانی یار
 جیتا تا بال و یاس و تنک
 احباب و رفیق و آشنا یار
 ماور پدر و عزیز و هم
 رلب به او سیکا احب را تها
 فرقت کا هوا غم او کو یخ
 جینا هوا جانین مشکل
 دو و شکرده تها شوش
 بر دیده تر تها کان سیاب
 وحشت نه مزاج کوستا یا
 خواب او رخورش تی نا کو را
 آتاسوی کوئی دوست مضطر
 سسنگ سې جا بجا بکتا
 روتا تها بان ابر منیان
 بهر تا کپی شک برق آهین
 آی بوی یار بھول جاتی
 لاریب که ہی بلای جانیه
 عاشق سې دی گرین جو جانین
 سن عاشق زار کا غم و درد
 ایک قطره خون بیان جگر هو
 بر قهر من لطیفای معشوق
 بند غم سحر کا کرفتار
 ده زلیت که هو جو ترک کانگ
 تبه در صد و جفا و آزار
 تها سب سې لعین نج و غم درد
 ایک خشر سا هر طرف با تها

تہی دوسری عشق کی جو آگاہ
کرتی تھی وہ رحم کا وہ بیکار
سجھاتی رہی عزیز و ہمد
سوزش ہوئی پر نہ عشق کی کم
تہا لکھد ہجوم جو نشخ خون
دشت ہوئی روز و راضیوں
و غط و سخن نصیحت و بند
زہار ہوئی نہ فایده مند
تھری یہ مال گار تہ پیر
لبس کچھ سکو پا پر خیر
احسن اوس سی عشق نہ جانوں
باند کیا لبان بخون
نظارہ کوی یار چو ثما
اوس گاہ پر ایک کوہ ثما
کامیدہ ہوا غم تن زار
دل صفت سی ہو گیا گران بار
ناساز ہوئی جو زندگانے
بیماری اپنی موت تھانے
تافتہ عشق در بے جان
امادہ ہوا اجل کا سامان
ای لے رک تیغ اور لطم
انہیات کی ہوئی قطع
دلین ہم پاس نہ زو تھے
لب پر ہم درد کفشت کو تھی
کای باد صبا برک عشاق
دو حرف بام جان مشتاق
کہ اوس بت و لغزیب سی جا
کای حر تقای ماہ سیما
مینی جو بیات عشق کا نام
اوسکا تو ہوا بخیر انجام
اب پاس و فانی اور تو ہی
اسکی تیری تھانے آبرو ہے
تا سلسلہ حیات توڑا
جانا لسی چو ثما جان چوڑا
خون ان و قید اور اجاب
یہ تھیں کل جاب چشم پر اب
ما باب نزار اور مضطر
سی تھے مثل نسیم خاک بر سر
گو انہر ایک شہان تو ثما
انکا ہوا گریہ کو گلو گمیر
وہ کنکاش بل سیما
پر باد کنی اوسکی او تری ز بخیر

ہر چند پسی بہ قید غم میں
 او شاعرم دل نہ فکر حیران
 تالکد جو پہ آتش متیز
 اوس شعلہ شمع حسن کو پہیے
 بستر سے دگر گرم او ہٹی خوش
 لی اہل و عیال سے اجازت
 لب پر دم گرم آسمان سوز
 آبی سر نقش کشنے غم
 افراط حجاب قفل لب تھا
 سینہ میں جو پہر کی ایک آتش
 کچھ کرچہ یہ حب چاک بیک
 ہم اشک سی کی یہ چشم حیران
 آئینہ غطا وہ آفت ہوش
 سیٹھے دلیں بہری ہزار دریا
 ہتا فلزم خون جگر میں موجود
 جطور سے مقتضی ہوا دین
 تجویز پڑا ہم سے چند
 دی آہ شہر نشانی آتش
 وہ آگ ہوئی زبانہ آفت روزہ
 رکھا جو بروی شعلہ یکبار
 شعلی او ہٹی جسم مضمحل سے
 آزاد کیا وہ پر عدم میں
 امید رہا اسی نہ حیران
 ہر نوک زبان ہوئی شہر ریز
 پروانہ کی مرگ کی خبر ہے
 مانند سپند روی آتش
 باعجز و بعد ہزار منت
 پہلو میں شرار دماغ جان سوز
 وہ سرور روان نخل ماتم
 ضبط نفس او سکڑی غضب تھا
 خوناب ہوا دل بلا کش
 پر سینہ ہوا ہزار جا چاک
 دل خونین ڈولی کی غلطان
 سیٹھے پاس جیاسی لکھ خاموش
 قطرہ نہ مکڑہ سے ٹپکا
 پر چشم کد سکی نم آلود
 کیا اوسکی اوس غطاسی تکفین
 آگاہ ہوا ہزار حسرت من
 شعور ہوئی ہر طرف سی کش
 اوس آتش مردہ کو بعد سوز
 آتش ہوئی اور گرم بازاد
 آتش جلی اوسکی دماغ و لہی

سعدن ہوا گت کا دل تنگ
 پنج و خم دود اور وہ تن تھا
 یہ سوز درون نے دن دکھایا
 جلتا تھا اوہ ہر وہ شعلہ پر جوش
 تھے بادل صد ہزار بارہ
 تاثیر تھے عشق کے خون کار
 خود گم من آہ وہ دل آرا
 شعلہ ہوا بے شمارہ موجود
 جان آتش سینہ نے جلا دیا
 ناخن سی قدم کے لیکے تاسر
 نیرنگ بہ عشق نے دکھایا
 جب وہ لسنی ہوئی لبوی خانہ
 آئی بخود اہل ماتم و رند
 دیکھا تو نہ جسم تھا نہ جان تھے
 ار باب بصیرت آئینہ سان
 عیشیہ یہ دروازہ داستان چوڑ
 کسی ہے کام میں نہ عشق فائق
 اگر عشق دکھائی اپنے باز
 لی رنگ شکستہ رخ گل
 پروانہ کا ہر اگر جلا دیا
 آدقت صبح ہی یہ سہاگے

شعلہ تپتی رگوں میں صورت تنگ
 تیار سیاہ و شاخ چندن
 آخر اوسنی گت میں جلا یا
 یہ شعلہ پرست اوہ کو خاموش
 آتش زن و امن نظر رہ
 دی سینہ میں اسکی گت یکبار
 بسر جلنی لگی جبار ہوا
 نے گت ہی بلکہ نہ اوٹھا دود
 اجڑا ہوئی جسم کے رادیا
 اعضا ہوئی مٹت خاک جل کر
 دونوں کو اک گت میں جلا یا
 وارث طرفین کے رونا نہ
 کیا اوسکی تلاش با دم سرد
 خاک تر مٹت استخوان سے تھے
 نیرنگ میں عشق کے تپتی حیران
 خاموش ہو عشق کا بیان چوڑ
 معشوق کو کر دکھائی عاشق
 محو کیا کریا یا زسیہ
 دیتا ہی یہ خون بیاہی نیل
 یہ شمع کو خاک کر دکھایا
 بہ جام میں صاف و درو با

لب آب عین کولنی تر کر کونین سی محکوبی خسر کر
مثنوی دیگر در سحر بقال باد جو دیگر از بنده گفته بودند که این را در دیوانه بنویسند
فقر مرچ از رباط پالسی یافته درین کلمات نشسته

رواج جنس کاسه کیون نهویان	هی بقال فلک کی هاته میزان
سر بازار به ده جنس لاویک	دغای مشتری لبر سی پاویک
سراسر خت بازی سمجین مردم	اکریه جوبی دی دکلا کی کندم
علی مجایم کولای اپنی دوکان	خریدار و نکو جای جنس نقفان
دغل بازی سمجیایه بی بی بود	زبان خلق اسکای مگر سوو
نه مایه پیر کو اپنی بی بی بد خو	نه توی حسرت دغا اسکی ترازو
حصول اس بروت سی زیان هو	بجای نقد زر گر لفت جان هو
غرض به کاشتر بد کیش هر چند	ای اپنی کام بین بمثل و مانند
دغا بازی بوی بی اس سی ایجاد	مکری نهند رام اسکای استاد
ز لبر سی چوت سی اسکو سکار	تراز و اسکی هی میزان شکار
شعار بد دروغ او سکا بوا بی	سخن سخن پراب کذب افترا بی
مین او سکا فری کبا کبا کی کون ملک	کها کنی تول ثابت او کسکا باسک
بی او سکی دست جالا کی سی پنا	مگر هی بی گو ندین دیو کا منو کنا
جوانا دال او سکی کهر سی لیای	عومن کها نیکی و بیشک دغا کها
کیهون دوکان بر دیکهی بی سکی	بدن کو گهن لکی کها بی سی جکی
دغادی مغسولن کو جب به بدکار	کسین اس سی ده ای مظلوم ازار
بڑی سکار من کر حید سکار	غرمیون به نین لازم به باز
تو کتا بی کها اکل کسی بی	سد آئی کجاستی گهن لبر بی

ائتي ہو کيسه بیکار و حسیان
 کھنکھین ایک برای نام لذت
 کمری دوکان کا اوسکی لون کیر
 حسریدار و سکودے اسطور کا گہی
 نصیب اور یہ اوسپر عجایب
 بزمک شعلہ ہو کتای روی روغن
 اگر دی جوش کوی اوسکود و چار
 کمری حبکو لقور چشم روشن
 علامت ایک قطرہ آب کا ہے
 موافق پر یہ اوسکی آسمان ہے
 نہ دی اپنی پدر کو وہ کبھی تیل
 جلا دین شام سی اوسن تیکو گمر
 کوی سوطر حسی گمر سر کپاوی
 نہ روشن ہو کبھی اوسکی شب تار
 اگر ہو چور تو سب گرد تاڑی
 ترازو ماتھے میں ہی تیغ قاتل
 دغا باز یکا اوسکی دیکر ڈنک
 کمری شامت زردہ جو اوسکی ہوار
 غلط بیوت افترا بتان سراپا
 ہی وہ دیکر حبکو سکے عقل
 حکمرقت کچھ ایسی بن رہی ہے
 کمری اس کو بچی بکا اوس کو بچی میں دن
 سخن میں حسی کبھی کو ملاحیت
 خراش دل لبان شور و محشر
 کرجکی بوسی آوی ناکین جی
 کہ آو ناچو نکمین دندے کی کھاب
 بنو آلودہ پر جانول کا دامن
 تو ہون یون درد پر قطرہ نمودار
 کمری جل آب بر بادام روغن
 وہ سسری پاؤں تک جھنکا کرے
 کہ رکتا گہی میں باخون او کھلیا
 کہ ہو حسین نہ آو نا پانی کامیل
 حووان اوٹا کمری تاج محشر
 یہ کیا ممکن کہ شعلہ سر اوٹا د
 جلی جایی جریغ اضر حسریدار
 وہ سبکو لوٹتای دن و تاڑی
 بجای سنگ ہی بیرم کا دل
 میں مٹی دست افسوس سیا سنگ
 تو وقت مفصلہ پیر اوسکی گفتار
 پیر سپر رام جی میں اور گنگا
 ہی اوسکی نامہ اعمال کی نقل
 کہ گنگا کا نثر کیا بچی ہی ہے

خونیارد و نیس جو کرتا ہی لیکھا
 سنا کا نون نی نی انکھون نی دیکھا
 مروت کا ہنن کچھ انکھن میں مل
 تو عین نام کو اوسکی ہنن تل
 ہی وہ دیوالیا مکار لیلوٹ
 کہ اوسکی تو نہ ہی ایک چوکی پوٹ
 لکاو دی سحر شیکاجب جین پر
 کہی فکر سی مکتہ پر در
 کسی مفلس کا خون اشتہا ہی
 کہ اس سیرم کچھ سر پر چڑھای
 بد کنی قطع دیکھو تو یہ معقول
 کہ جتنا عرض ہی دتا ہی ہی طول
 دم گفتار یہ آواز کا حال
 بیکاری کوی جیسی ہنکی دال
 بیان اوسکی معیشت کی کروں نہک
 جسی رہجای سنکر سامعہ نگ
 بہر اہو لیک نفعت سی اگر کہ
 کری کجخت بہ فاقہ مکر
 ہی اپنی پیٹ بہر کہا نا اوسی چہ
 بڑی کاش سہر کی پیٹ کاہر
 شکم خایا ربات آہی اور آنت
 ہوی بہو کو کنی ماری سو کھرتانت
 دن اوسکی گر بیکاری دال گئی سی
 برنگ سیاہ دانت پیسی
 وہ آنت اوسکی سر پر یہ دلی لا
 کہ لیس اوسکو جیٹی کا دودھ یاد آئے

نت ہام

این بچہ و شعر پر پوچھ از خط طالب علمان در ردیا کہ کی از بردارنش بہت ہنسار
 فروختہ ہو بندہ بجز ہنسن از ہنساری گرفتہ وہ ان برا درہ بعد کہ درین کلیات
 ہر یادی کار نوشتہ شد

جدا جی مین کونجی تکی کونجی مین جی کونجی

مت نام لکته

مرثیه ذرا حال حضرت عباس علی

آج یہ ابن علی دنیا میں مہمان رہا ہے
 شیخ سان بچشم الہیت کرمان رات بہر
 روح اقدس کو بدن ہی کونجی زندان رہا ہے
 خیمہ عالی جنس محبت کا سامان رات بہر
 مجدم وہ نوحہ احمد کلا کٹوا کی کا
 شل شبنم رنگ جان حنا رسی اوڑھا گیا

محببتیں پر جھل میں قحط آب ہے
 مثل آب گوہر شہوار کی نایاب ہے
 صورت سیما بے لہر ایک کتاب ہے
 چار سو امداد شہکی مرگ کا سیما ہے
 یاس دل پر چھا گیا کسرتناوت
 انتظار مرگ آج او کو بندالموت

شہکی مرنگی خبر سنکر ہوئی ہن دل کیا
 سب سی ہی بایا سکھ کو زیادہ انتظار
 خاک پر ہنسی ہوئی کہتی ہی با چشم ہر
 مہجھ تک نہ نکلی یا اہی امتساب
 ہی گوارا لشکی کی آج مرجانا
 پر جدای باب کی یارب کھانا

دیکھو لشکر میں جسی سوز غم کی سی ہی
 لی علم بر داری تا فوج مرزا پر دلیر
 آرزوی نیستان نیزہ میں ہر ایک شیر
 ہی طلوع صبح صادق کی فقط ہوئے میں دیر
 ستمذبح و خیر ہی بدن ہر ایک کا
 ہی بابس آراستہ شکل کفن ہر ایک کا

اکتھر کتب باغ شہادت کہ ہوئی منظور سیر
 جلد مبع قتل ہو گئی ہن جانی شب بخیر
 انتظار مرگ میں ہر ایک کو حالت ہی غیر
 مردہ خلد برین دیتی ہن او کو وحش و طیر

آرزو میں موت کی ہر یک گفن بردوش
پر طرف کو الوداع آخرین کا جوش

خود بخود مقتل کی جانب سبکی میں اہل قدم
وسعت آباد جان ہر ایک کو ہی کسبِ غم
کہتی ہیں بت شاد یارب دل بایا سحر

جب علم بردوشِ جنت کو روانہ ہو
خیمہ اہل حرم میں بپا شور و شور
ادیا کیا اٹھولنی خواب اور کم ہوا لہجہ
کشتکوی یاس ہی اور ذکرِ خون و دم
سرور دین کی نصیحت مہرِ تسلیم

مجھ کی آمد سی ہی ہن المجرم اندوہ ناک
عابدِ بیمار ہی کیو پڑا بر رویِ خاک
سکوی دمکایان دنیا میں وہ مبارک

خواہش میں پاس ہی پختہ کھوار
دفعِ حشر کی دلوں میں زک جہر کا ادوس
ہوش ہر ایک کی پریشان اور پر کندہ تھا
جانکا حاقظ ہی تو ہر ناطق کی جاگزی

تہا ملی کشتیِ حرم کی موج میں طوفان کی
سردیا اہل حرم کی بے تدراری دیکھ کر
سگودا سو تو کی یکسر دمانہ سی سفر
فوجِ دشمن کی تھل سکو کھلائی کی

مغرہ مل من مبارز کی صد آئی لگی

غلغذہ تا عرش پہنچا کاتب اوہی جو دھون " دودیا المہرم نے ہو کیا دل غشی شوق
پہو دیسی جاگئے از لیکہ تا جوش قلق خیمہ المہرم تھا ایک مرقع کا درق
عابد بسیار فرسش خاک پر چہوش تھا

شمع سان جلتا تادل اور آنسو نکا جوش تھا

دشمنان دیکنی لشکر میں ہجوم بقیاس " بیان بہتر تن سپاہ بادشاہ حق شناس
جنگ کا سامان بظاہر دلیں مٹلو میکا پاس کم سپاہی کا نہ غم جہین نہ مر گیا عراس
دلیسی کہتا تھا کہ ہی جو کچھ کیا کر جاے
گر خدا چاہی قہر وعدہ پروفا کر جاے

مہر کا مثل حسن لیکم کی بید ہے راہ " صبح روشن کا بیان آئینہ ہی شام و بکاہ
جاں کا کھنچی نہ آسمین دیہان نے سر پر کھاہ بیان کردای حسنی کی ہی دو جہانکا بادشاہ
خانان بر باد کر کر بادشاہی کھے
خاکین بجای جب کلاہی کھے

مرگ جب ہذا جکا دین امام باکرم " کچا لب لبم ابد بڑا یا راہ مولا میں قدم
حضرت عباس آئی دوش پر لیکر علم نوجوانان جناح و قلب کہتی تھی بسم
دیکھی میدان میں سہی کو حکم جنگ ہے
دیکھی اس قافدہ کا کون پیش آگے ہے

آتش سن ہو گیا اوس شہ آفت میں مہند " بتر محنت کا ہفت تہا سینہ ہر ارمہ بند
تازہ وال آخر ہوی ہر ایک کپڑے بند بند خاک میدان شہادت کو کیا سنی لبند
خار خار عم کلا دلی کوک تیرتی

کہو یہ عقدی آرزو کہ ناخن نمیشیرنی

ہو کہ تغیر حالت حضرت عباس کے ۱۱ اگیا یکبار دہین جو شش شاہی حیدر
جسم الجہر پر گئے کرنا گرا نیہ زند کے عرض کیہ یوں سرور دین سگر ای ابن علی
محر اجازت ہو تو میں میدا تیار کر دے

فوج ہی باقی نہیں کسی عہداری کر دے
یمنہ سے سیرہ تک ہو کیا کرتیار ۱۲ ہو گئے پاس سے کھی مذبح تیغ آبدار
جانب ملک عدم راہی ہو ای اجاب دیار کام جان میں زندگی کی ہی حلاوت ناگوار
سایہ دنیا میں رہیے تا حشر تیر وار کا

سرفدا کر اپنی قد مو نہر علم بردار کا
آج میری حقین ہی ای بادشاہ نیک خو ۱۳ خاک میدان شہادت مایہ صد آبرو
جالتغایہ کای دن ہی مرگ عین آرزو شاہ دین بد رو یا بانی کی سنکر گفتگو
آہ بخی لب تک سینہ میں دم کبر کیا
و بدہ بر نور کیا اگیا اندر سیرا اگیا

گر کیا رم دلسی ہوش طاقت و جبر و تار ۱۴ سینہ وقف داغ حشر ہو کیا خوشیدار
تا سیر دامن کی کدرا شک کا ہر تار تار آئندہ دلکا ہوا اندر دشمن سی بر غبار
اگیا مضمون خاطر ہیں اسیر کی
ہو چپ و یکدہ ہونہ کو علی عباس

منع کیہ دیکھ نہ جا کہ اجازت کا محل ۱۵ دین اگر حضرت تو ہی دنان گم بازار اجل
ہوں اگر مانع تو ہی است کہ بخشش میں خلل ساکن عرش کتنی تہی کف افوس مل
یہ عجب دل احمد غبار کیہ دل بند بر
بیکے توئی خدا کی مشیر کیہ منہ زند بر

جب علی عباس دیکھا کہ اچھا ہوا اب ۱۶ عرض مطلب کا میری ہرگز نہیں دیتا جواب

بہر جلی با یوس سوی خیمعت قباب ناکہان بالی سکنہ خٹک لب سینہ کباب

لک گئی چپا لہ سی اگر حضرت عباسی

با دو چشم نم لگی کرید نکایت سبکی

بالہ کی لایکا وعدہ کر کے اوسن اولہ سی حضرت عباس خیمہ جلی اسٹال لیسے

با ج خواندن شک کا قطرہ تہا طوفان سی سرین تہا شو شہادت سیر دل تہا جانی

ایک کاندہ ہی پر علم تہا اکیطر کو مشک تہی

بہا مس سی تہی خشک لب اکٹھوینن موج تہی

روبرو شہر کی اگر بعد غبہ دنیا ز ۱۳ یون زبان عمر من کہولی کا شہدہ نواز

آپنی دیکر علم بخشا تہا محکو امتیاز مشک دیکر شاہزادی نہ کیا ہی مسر از

زندگی کا پاس ہی بچو نہ سگر دیان

لاکھ جان ان رتبہ کی شکرانہ میں قرآن

شاہ نہ دیکھا کہ یہ والا راست نامدار ۱۴ موہ نہ بہر کا شہادت گاہ سی اب ہینار

خجر غم سے ہوا محسوس سینہ و لعلکار بہر کی شہادت سالن بولیہ جو رضا کی کردگار

قطرہ زن عباسی ہم جا بیدار ہو

سایہ سان ہمراہ نہ بادیدہ کرمان ہو

چار سوہا کی تہا دشمنوں کا اثر و نام ۱۵ کچھ شجاعت یہ کہ روشن کردیا حیدر کا نام

دست و بازو نہ بیا تلوار سی بجلی کا کام جانب دریا بہری جوش کہوڑی کی لجام

ہر طرف سی نیر تہا ہر سمت سی تلوار

شام کا امڈا تہا بول تیر کی بوجھار تہی

لطف بحر شجاعت نہ کیا موہ کہ جعفر سیل آب تیغ سی کیباراوت دی منگی

کشتان معرکہ کی سر کی کیست تفت تا بدر یا مشک بچی اور بالیہ تا کف

الہبت پاک کی جوش کی یاد آگئے

گر کیا ہو لسنی پانی دہن حشر جاگئے

لذت لٹکنی کو سمجھا دل آب حیات ۲۰ جہنم آئینہ محبت سمجھی وریا ی فرات

مشک کو لہریز کر پانی سی وہ والا صفا ۲۱ خیمہ کی جانب جلاکتا ہوا دل سی بہت

پانی گھر خیمہ تک بیجا ی میرا لے

سرخ روی ہو غیب حاصل کئے جانے

نور دار کو کیرتا ہر محبت تنک رستخیز ۲۲ جوش زن تہر تا بگروں موج آب تیغ تیز

دوست دشمن حال بر تھی عباس کی تھی تنکیز ۲۳ نالہای گرم سی موج ہوا تھے گرم بیز

نیکبند عباس کو اوس جوش دار کویرین

خون بہر آتا تھا چشم جو پر شمشیرین

آب کی خاطر غمزدہ کو نہ بخشیدو ۲۴ مثل جو آب میں آہن کی کرتا تھا شنا

تیغ کین نے ناکہاں تن سی کیا بازو جلا ۲۵ دوسری شایہ کیا او پر شک یل اوسنی اوٹھا

تا نہ تہا نصرت و مشک اور اکملہ طوفان خیز

پاؤ لسنی سیکب رفتار کو ہمیں سیر تھے

کرد یا جب دشمنوں نے دوسرا بازو قلم ۲۶ تا نہ ملتی تھی قضا اور نہی قدر کی چشم نم

تہا کرد انہوین لستہ مشک کا باد دو غم ۲۷ سر کی موندہ سوی بخف کتا تہا دہ ابر کرم

وقت مشکل سی یہ آب مشک کفائی کھچی

آبرو یاساتی کو شرمیری رکھ سب تھے

لکھ جا روں محبت سی بڑی لکھی تیر ستم ۲۸ مشک کا سینہ میں مکیہ پڑ گیا ناسور غم

دل میں تہا یاد دل تقسیدہ اہل حسرت ۲۹ سینہ میں آتش نہاں تھی چشم نم میں جوش پیم

بہر پانی کیا دل خون جھرم پیم

زندگی سے تھنہ دہوی حضرت جبریل

آرزوی دہی اپنی جب نہ کہاوت بس ۳۲ بندہ کی ایک بار سینہ میں ہوا ہی مرگ بس
تہا جگر اور داغ غم میں ارتباط برق و ۳۳ تیغ عین آرزو تھی مرگ تھی عین ہوس

موج و دواہ فی باندہ متق افلاک پر

لہشت سی زمین کے او تر ثواب ما خاک پر

خاک پر دم آفتاب دین ہوا جب جلوہ گر ۳۴ نیلے پر نیلے کی توار تھی توار پر
عاشق معبود نے خم کر دیا سجدہ میں سر ۳۵ گو گویا روح مبارک جسم اہل سہی سفر
روح جنت میں سرور اندوخت کا تھی

تخت شاہی جسم کو خاک شہادت کا تھی

آہ وزاری کیا کروں ایک شہ دین کی کیا ۳۶ روتی تھی احوال پر شہر کی کہ روت بیان
عرش سے یا فرشتہ ہی محشر شور و فغا ۳۷ بہ دعا عیشی کی ہی ایجا لاق کون و مکان

محشر دنیا جرم میر روز دار و گیر کے

واسطی عباس کی اور واسطی شہر کے

1548
1508
(Handwritten notes)

قطعه

گرچه عیش زانه ای ناهم
شاعر کی تو اینی ببول شاه
موند رنجیده شور کی تیر
گرچه ابد هو لطف سنی آگاه
گرچه بند بر روز شیره چشم
چشمه آفتاب را چه گشاه

